مقدمہ

در بیانِ علومِ قرآن

از مولانا حکیم محمد اشرف علی صاحب مہتمم مطبع ہٰذا

فضائل قرآن مجید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۔ خَالِقِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِیْنَ ۔ رَازِقِ الْاَحْیَآءِ وَالْاَعْدَآءِ اَجْمَعِیْنَ ۔ مُعِزِّ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاِذْہَابِ اَعْلٰی عِلِّیِّیْنَ ۔ مُذِلِّ الْمُشْرِکِیْنَ بِاِدْخَالِ اَسْفَلِ السَّافِلِیْنَ ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَحَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ نِ الْمَبْعُوْثِ اِلَیْنَا مَعَ الْحُجَجِ وَالْبَرَاہِیْنَ ۔ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاہِرِیْنَ ۔ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی " ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَارَیْبَ ۛ فِیْہِ ۛ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ (ترجمہ) یہ ایسی کتاب ہے جسکے خدا کی طرف سے ہونے میں کوئی شک نہیں ہے اور ایسے لوگوں کے لیے ہے جو برائیوں سے بچتے ہوں اور ہدایت کے طالب ہوں (یعنی ہدایت و نیکی کے طالب ہوں بلکہ ہدایت و نیکی کے ذریعے علوم کرتے ہیں)

یہ امر مسلمہ ہے کہ قرآن مجید کلام الٰہی عز و جل ہے اس کی فضیلت کا اندازہ قلب بشری سے غیر ممکن ہے اس کے فضائل و برکات پر جہاں تک لکھا جائے کم ہے کیونکہ یہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے بنی نوع انسان کی ہدایت کے واسطے ایک مکمل لائحہ عمل اور نظام حیات ہے جس کو اس نے اپنے محبوب ترین نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ساری دنیا کے سامنے پیش کیا علماء کرام نے اس کے فضائل و مناقب میں بڑی بڑی کتابیں کثرت سے تصنیف فرمائی ہیں پھر بھی یہ موضوع تشنۂ تکمیل ہے ۔ یہاں صرف علم فہم فضائل جو قرآن مجید اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں وارد ہوئے بیان ہوں گے لیکن بوجہ کثرت اخبار سب کا احاطہ دشوار ہے بلکہ یہاں مقصود صرف یہ ہے کہ تلاوت کرنے والے مسلمانوں کو قرآن شریف کے فضائل اور اسکے متعلقہ علوم پر واقفیت حاصل ہو جائے اور قرآن شریف صحیح پڑھا جا سکے اسلیے کہ غلط پڑھنے پر بعض جگہ گناہ اور بعض جگہ کفر کا خوف ہے

تو ثواب کا کیا ذکر، علمائے متقدمین اور سلف صالحین نے اسی نظر سے قرآن مجید میں اعراب لگائے تاکہ عام لوگ صحیح پڑھا کریں اور غلط پڑھنے کے وبال سے محفوظ رہیں اسی لیے ہر وقت اور ہر عہد کے اکابرین اور خادمانِ شرع مبین کو قرآن شریف کے صحیح پڑھنے اور صحیح لکھنے کا نہایت اہتمام رہا۔

خود قرآن مجید میں اس کی تلاوت کا ذکر ہے اور جابجا اسکی تلاوت کی تاکید ہے اور احادیث نبوی میں بھی کثرت سے قرآن شریف کی تلاوت کی تاکید و ترغیب موجود ہے اسلیے اسکے احکامات پر عمل کرنا اور اس کی تلاوت کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے صحابۂ کرام نے اپنی زندگیاں احکام قرآنی کی پابندی اور اسکی تبلیغ و اشاعت میں صرف کر دیں اور اسی کی پیروی کرنے سے ان میں وہ جرأت، ہمت، جذبہ، ایثار و قربانی، عزم و استقلال، سچائی اور دیانت پیدا ہوئی جس کی مثال دینے سے تاریخ عالم قاصر ہے۔

قرآن مجید کے فضائل کی دو قسمیں ہیں ایک تو وہ کہ پورے قرآن مجید کے واسطے وارد ہیں، دوسرے بعض سورتوں کے بارہ میں ہیں۔ جن کو نہایت اختصار کے ساتھ نقل کرتا ہوں اور صرف دو چار آیات و احادیث کے علاوہ طوالت کے خوف سے بقیہ کے ترجمہ ہی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

قسم اول ۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے:۔

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۔

اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو وہ خدا کے خوف سے ریزہ ریزہ ہو جاتا۔

دوسری جگہ ارشاد فرمایا ہے:۔

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ۔

تم پر خدا نے قرآن میں یہ حکم نازل کیا ہے کہ جب تم خدا کے احکام کی بابت کسی کو کفر اور تمسخر کے کلمات کہتے ہوئے سنو تو اُن کے پاس مت بیٹھو جب تک کہ وہ کسی دوسرے ذکر میں مشغول نہ ہو جائیں۔

اور فرمایا ہے اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ۙ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ۙ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۙ یعنی یہ بڑے مرتبہ کا قرآن ہے جو لوح محفوظ میں ہے جس کو پاک ہستیوں کے سوا اور کوئی نہیں چھوتا (یعنی فرشتے) تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ جس کو تمام مخلوق کے خدا نے اُتارا ہے۔ اور قرآن مجید میں ارشاد رب العزت ہے۔

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ۝

کیا یہ لوگ قرآن (کے مضامین) میں غور نہیں کرتے کہ اگر یہ خدا کے سوا کسی انسان کا کلام ہوتا تو اس کے اگلے اور پچھلے مضامین میں بڑا اختلاف پاتے

مگر قرآن پاک میں اول سے آخر تک نیکی کی ہدایت اور برائی کی ممانعت ہے۔ انسانی اقوال و افعال سے پاک ہے جو زمانے کی رفتار کے ساتھ ساتھ دگرگوں ہوتے ہیں۔ اور قرآن پاک میں ارشاد فرمایا گیا ہے:۔

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۙ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

یقیناً تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نہایت واضح کتاب اور ایک نور آیا ہے جو لوگ اللہ کی رضامندی کے پابند ہیں ان کو اللہ اس کتاب کے ذریعہ امن و امان کے راستے دکھاتا ہے اور اپنے حکم سے اُنکو اندھیرے سے روشنی میں لاتا ہے اور اُن کو سیدھی راہ پر چلاتا ہے۔

اس مضمون کی بہت سی آیات ہیں جن سے قرآن مجید کی فضیلت اور اُس کی تلاوت کے فوائد پر روشنی پڑتی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مرفوعاً یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کہ عنقریب فتنے برپا ہوں گے میں نے عرض کیا کہ یا رسولؐ اللہ اس سے محفوظ رہنے کا کیا طریقہ ہے؟ فرمایا "کتاب اللہ" یعنی قرآن مجید کو مضبوط پکڑ لینا۔ اس میں تم سے اگلوں کی خبریں اور تم سے پچھلوں کے انباء اور تمھارے درمیان کا حکم ہے یہ فصل ہے ہزل نہیں ہے جو سرکش اسکو چھوڑے گا اللہ تعالےٰ اُس کی پیٹھ توڑے گا اور جس نے اسکے سوا کہیں سے ہدایت ڈھونڈھی اسکو اللہ تعالےٰ راہ راست سے دور فرمائے گا یہی حبل اللہ المتین ہے، یہی ذکر حکیم ہے، یہی صراط مستقیم ہے اسی سے اہوا کج نہ ہونگی، اور یہی ہے جسکے ساتھ، باتیں مشتبہ نہیں اور نہ ہوں گی اور یہی ہے جس سے علماء سیر نہیں ہوتے اور بار بار تلاوت سے پرانا نہیں ہوتا اور اسکے عجائب کبھی ختم نہ ہوں گے جس نے اسکے ساتھ قول کیا وہ سچا رہا اور جس نے اس کے ارشاد پر عمل کیا ثواب پایا اور جس نے اس کے موافق حکم دیا انصاف کیا اور جس نے اس کی دعوت مانی اُس نے راہ راست پائی۔ (رواہ الدارمی والترمذی وغیرہما)۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً مروی ہے کہ:۔

اَلْقُرْاٰنُ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْهِنَّ۔

اللہ تعالےٰ کو آسمانوں اور زمین کی تمام چیزوں میں سب سے زیادہ قرآن مجید محبوب ہے۔ (رواہ الدارمی)

حضرت ابن اوس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جس مسلمان نے بستر پر جا کر سوتے وقت قرآن کی کوئی سورت پڑھی تو اللہ تعالےٰ اُس کے ساتھ ایک فرشتہ موکل فرماتا ہے تاکہ کوئی موذی اُسکے قریب نہ جانے پائے۔ یہانتک کہ وہ جاگے جب جاگے۔ (رواہ احمد والترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس گھر میں قرآن پڑھا جائے اس میں خیر کی کثرت ہوتی ہے اور جس میں نہ پڑھا جائے اُس میں خیر کی قلت ہوتی ہے۔ (رواہ البزار)۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اگر کسی کھال میں قرآن ہوگا اسکو آگ نہیں کھائے گی۔ (رواہ احمد وغیرہ)

شیخ ابو عبیدؒ نے کہا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جس مومن کے دل میں قرآن ہے وہ آگ سے محفوظ ہے۔ اور طبرانیؒ نے اسی کے مانند حدیث عصمہ بن مالک وسہل بن سعد رضی اللہ عنہما سے روایت کی اور ابن الانباریؒ نے ذکر کیا کہ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ میں نے تجھ پر ایسی کتاب اُتاری جسکو پانی نہیں دھو سکتا اسکا یہ مطلب ہے کہ وہ قلوب میں محفوظ کردی کہ اوراق دُھل جانے سے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اسکے معنی یہ ہوے کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید کے بارہ میں جو یہ ارشاد فرمایا کہ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ ہم خود اسکے محافظ ہیں یعنی اگلی کتابوں توریت وانجیل کی طرح اس میں کوئی تحریف نہ کرنے پائے گا تو حدیث مزبور سے معلوم ہوا کہ ارادت حفظ کی وجہ سے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین اور تبع تابعین رحمہم اللہ تعالےٰ سے آج تک برابر مومنین کے قلوب میں اسکو محفوظ فرمایا اور یہی معنی حدیث وَاَنَاجِیْلُھُمْ فِیْ صُدُوْرِھِمْ الخ میں ہیں کتب سابقہ میں صحابہ رضی اللہ عنہم کے فضائل میں وارد ہے کہ اُنکی اناجیل اُن کے سینوں میں ہوں گی یعنی وہ لوگ حافظ کتاب الٰہی عزوجل کے ہوں گے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ:۔

اَھْلُ الْقُرْاٰنِ ھُمْ اَھْلُ اللّٰہِ وَخَاصَّتُہٗ	قرآن والے اللہ والے اور اس کے خاص بندے ہیں۔

(رواہ النسائی وابن ماجہ والحاکم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے اپنے فرزند کو قرآن پڑھایا اُس کو قیامت کے دن جنت میں ضرور تاج پہنایا جائے گا۔ (رواہ الطبرانی فی الاوسط)۔

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس شخص نے قرآن پڑھا اور اس کو کامل کیا یعنی مع معنی و تفسیر وغیرہ کے اچھی طرح سمجھ لیا اور اس پر عمل کیا تو قیامت کے دن اُسکے والدین کو ایک تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی آفتاب کی روشنی سے بدرجہا زیادہ ہوگی تو خود اس شخص کے مرتبہ کی نسبت تمہارا کیا گمان ہے جس نے پڑھا اور اس پر عمل کیا۔ (رواہ ابوداؤد واحمد والحاکم)۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:۔

مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ وَحَفِظَہٗ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ وَیُشَفِّعُہٗ فِیْ عَشْرٍ مِّنْ اَھْلِ بَیْتِہٖ کُلُّھُمْ قَدِ اسْتَوْجَبَ النَّارَ۔ (رواہ الترمذی وابن ماجہ واحمد)۔	جس نے قرآن پڑھا اور اس کو حفظ کیا اللہ تعالےٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا اور اس کی سفارش قبول کرے گا اُن دس رشتہ داروں کے حق میں جو سب کے سب دوزخ کے مستحق ہو چکے تھے۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے کتاب الٰہی کی ایک آیت سیکھی تو وہ بھی قیامت کے روز ہنستی ہوئی سامنے آئے گی۔ (رواہ الطبرانی)۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو مومن قرآن پڑھتا ہے اسکی مثال مانند ترنج کے ہے کہ مزہ خوشگوار اور خوشبو بھی اچھی ہے اور جو مومن کہ قرآن تلاوت نہیں کرتا اسکی مثال مانند چھوہارے کے ہے کہ اُس کا مزہ خوشگوار ہے مگر خوشبو ندارد اور جو فاجر کہ قرآن پڑھتا ہے اسکی مثال مانند ریحان یعنی نازبو کے ہے کہ اُس کی خوشبو مہکتی ہے مگر مزہ تلخ ہے اور جو فاجر کہ قرآن تلاوت نہیں کرتا اس کی مثال مانند اندرائن کے ہے کہ مزہ کڑوا اور خوشبو بھی نہیں۔ (رواہ البخاری ومسلم)۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

خَیْرُکُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ (رواہ البخاری ومسلم)	تم میں افضل وہ شخص ہے کہ جس نے قرآن سیکھا اور سکھایا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس کے جوف میں قرآن سے کچھ نہیں وہ خراب کھنڈل کے مانند ہے۔ (رواہ الترمذی والحاکم)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس نے کتاب الٰہی کا علم حاصل کرکے اسکی پیروی کی تو اللہ تعالےٰ اسکو گمراہی سے ہدایت پر لائے گا اور قیامت کے روز اُسکو حساب کی بُرائی سے بچائے گا۔ (رواہ الطبرانی)۔

ابو شریح الخزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ قرآن پاک ایک حبل متین ہے جس کا ایک کنارہ اللہ تعالےٰ کے قبضۂ پاک میں ہے اور دوسرا کنارہ تمہارے ہاتھ میں ہے پس اس کو مضبوط پکڑو پھر تم کبھی گمراہ نہ ہوگے۔ یا فرمایا کہ تم کبھی برباد نہ ہوگے۔ (رواہ ابن ابی شیبہ)۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حاملان قرآن اُس دن سایہ الٰہی میں ہونگے جس دن اس کے سوا

کہیں سایہ نہ ہوگا۔ (رواہ الدیلمی)۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ روزہ اور قرآن دونوں بندہ کیلیے شفاعت کرینگے (رواہ الحاکم) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تم لوگ قرآن پڑھا کرو کیونکہ وہ قیامت میں اپنے لوگوں کے لیے شفاعت کریگا۔ (رواہ مسلم) واضح ہو کہ قرات قرآن اہل ایمان کی ایک خاص کرامت ہے حتیٰ کہ یہ ملائکہ کو بھی عطا نہیں ہوئی حالانکہ ملائکہ امیدوار ہیں کہ آدمیوں کی قرات سنیں۔ (ابن الصلاح) اس سے ظاہر ہوا کہ قولہ تعالیٰ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْهُوْدًا یعنی نماز فجر کی قرات میں ملائکہ حاضر ہوتے ہیں تو ان کی آرزو و شوق اسی وجہ سے ہے کہ اہل ایمان کی قرات سے قرآن پاک سنیں۔

جامع ترمذی اور دارمی میں بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ وارد ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِّنْ كِتَابِ اللهِ فَلَهٗ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا لَا اَقُوْلُ الٓمّٓ حَرْفٌ۔ اَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيْمٌ حَرْفٌ یعنی جو شخص پڑھے ایک حرف قرآن مجید سے پس اُس کو دس نیکیوں کے برابر ایک نیکی ہے میں نہیں کہتا ہوں کہ الٓمّٓ ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے اور لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے ہرچند کہ امر خیر کے اجر میں دس گنا ثواب آیا ہے مگر کسی کام کے ایک ایک جز کی نسبت یہ حکم نہیں فرمایا بلکہ مجموعہ مرکب کی نسبت دس نیکیوں کے ملنے کا وعدہ ہوا بخلاف تلاوت قرآن مجید کے کہ اس کے ایک ایک جزو اور حرف کی نسبت دس گنی نیکیوں کا وعدہ فرمایا۔ چونکہ احتمال تھا کہ حرف سے کلمہ مراد ہو اسکے رفع کرنے کے واسطے آپ نے فرمایا کہ مثلاً الٓمّٓ ایک حرف نہیں ہے بلکہ الف ایک حرف ہے اور لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے علمائے حدیث نے لکھا ہے کہ یہ حکم فقط الم کا جو شروع سورہ الم ترکیف میں ہے اُس کا ہے کہ اس میں تین حرف ملفوظ ہیں اس لیے تیس نیکیاں ملیں گی اور لفظ الٓمّٓ کا جو سرے پر سورہ بقر کے ہے اس میں نو حرف ملفوظ ہیں اس کے ثواب میں نوّے نیکیوں کی امید ہے۔ واللہ اعلم و رحمتہ اتم۔

قسم دوم وہ احادیث جو خاص سورتوں کے بارے میں وارد ہیں۔ واضح ہو کہ ہر آیت و سورت کے واسطے فضائل عامہ مذکورہ کے علاوہ انواع خاص و اسرار بالاختصاص ہیں لیکن وہ عوام کی سمجھ سے بالاتر ہیں کیونکہ اُنکے انوار کا ادراک جب ہے کہ قلب نورانی ہو جائے لہذا اسکی طرف زیادہ اہتمام ہونا چاہیے کہ صلاحیت حاصل ہو ورنہ خالی بیان سے ان کو کچھ حاصل نہ ہوگا۔ لہذا بقدر فہم ایمان عام کے جو فضائل خاص وارد ہیں اُنکو بغرض افادہ عام مختصر بیان کیا جاتا ہے۔

سورۂ فاتحہ حدیث ابیّ بن کعب رضی اللہ عنہ میں وارد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے توریت یا انجیل کسی میں ام الکتاب کا مثل نہیں نازل فرمایا اور یہی سبع المثانی ہے (رواہ الترمذی والنسائی والحاکم) جاننا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ یعنی اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا احسان عظیم ظاہر فرمایا کہ ہم نے آپ کو سبع المثانی اور قرآن عظیم عطا فرمایا پھر حضرت حسن بصری سے باسناد صحیح روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کتب سابقہ کے علوم معارف کو قرآن میں جمع فرمایا یعنی ان کے معارف کے ساتھ قرآن مجید کی تکمیل کی اور قرآن مجید کے علوم معارف کو سورۂ فاتحہ میں جمع کیا لہذا سورۂ فاتحہ کا مثل کسی کتاب سابق میں ممکن نہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قرآن میں بہتر سورۂ الحمد للہ رب العالمین ہے (رواہ احمد وغیرہ) اور حدیث حضرت انس رضہ

میں بروایت بیہقی و الحاکم اور حدیث ابو سعید بن المعلی میں بروایت بخاری سورہ فاتحہ کو اعظم القرآن و افضل القرآن فرمایا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سورہ فاتحہ دو تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (رواہ ابو عبید)۔

سورۃ البقرۃ و سورۃ آل عمران

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس گھر میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی جب اسکو شیطان سنتا ہے تو وہاں سے نکل جاتا ہے (رواہ ابو عبید) اس میں یہ اسرار ہے کہ اس سورۃ میں کثرت سے انوار ہیں اور شیطان جو نور سے بالکل خالی یعنی سیاہی محض و تاریکی ہے وہ بالکل ضد ہے تو جیسے عالم اجسام میں ضدین جمع نہیں ہوتیں یہاں تک کہ آگ گرم و خشک کے ساتھ جب سرد پانی جمع ہوا تو آگ فنا ہو گئی اسی طرح عالم ارواح میں نور سے تاریکی مر جاتی ہے پس شیطان فوراً نکل بھاگے گا کیونکہ یہ تو اس کی جان پر سوہان ہے اسلیے جب بھی دل میں یاد الٰہی کا نور آیا شیطان کھسکا چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ شیطان کی خرطوم آدمی کے دل پر ہوتی ہے جب اس نے اللہ کی یاد کی تو وہ کھسک کر چھپ گیا۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سورتوں کے واسطے تین مثالیں بیان فرمائیں کہ میں ان کو پھر نہیں بھولا چنانچہ فرمایا کہ یہ دونوں چمکدار ابر ہیں یا پانی کا بادل جس میں بجلی چمک رہی ہے یا پرندوں کا جھنڈ پر کھولے باہم ملائے ہیں۔ یہ دونوں اپنے پڑھنے والے کے لیے رحمت کی حجت کریں گے (رواہ مسلم والترمذی) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے دن میں سورہ بقرہ کو اپنے گھر میں پڑھا تین دن تک شیطان اس میں داخل نہ ہوگا اور جس نے اسکو اپنے گھر میں رات میں پڑھا تو تین رات تک وہاں شیطان نہیں آئے گا۔ (رواہ ابن حبان وغیرہ) حدیث میں ہے کہ جس نے سورہ بقرہ پڑھ لی وہ تاج جنت سے سرفراز کیا جائے گا۔ (رواہ البیہقی) امیر المومنین عمر بن الخطاب رض نے کہا جس نے ایک رات میں سورہ بقرہ و آل عمران کو تلاوت کیا وہ اہل قنوت میں لکھا جائے گا۔ (رواہ ابو عبید) مکحول رض نے روایت کی کہ جس نے جمعہ کے روز سورہ آل عمران پڑھی اس پر رات تک ملائکہ درود پڑھتے ہیں۔ (رواہ البیہقی مرسلاً)۔

آیۃ الکرسی

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کتاب الٰہی میں سب سے اعظم آیت الکرسی ہے۔ (رواہ مسلم) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہر چیز کے واسطے ذروہ اعلیٰ و چوٹی ہے اور قرآن کے لیے ذروہ اعلیٰ سورہ بقرہ ہے اور اس میں ایک آیت ہے جو تمام آیات کی سردار ہے اور وہ آیۃ الکرسی ہے۔ (رواہ الترمذی والحاکم) حضرت حسن رح سے مرسلاً روایت ہے کہ افضل القرآن سورہ بقرہ ہے اور اس میں سب سے بزرگ آیۃ الکرسی ہے۔ (رواہ الحارث بن ابی اسامہ) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے ہر فریضہ کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی اُسکو جنت میں داخل ہونے سے کوئی چیز مانع نہیں سوائے اسکے کہ موت آئے (رواہ النسائی وابن حبان) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آیت الکرسی چہارم قرآن ہے۔ (رواہ احمد)۔

سورۂ رحمٰن

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سورہ رحمٰن قرآن کی دلھن ہے۔ (رواہ البیہقی)۔

سورۃ الکٰفرون

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قُلْ یَاَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ پڑھ کہ اس کے خاتمہ میں شرک سے برائت ہے۔ (رواہ احمد والحاکم)۔ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما میں خواب کے وقت اس کی قراءت کو شرک سے نجات فرمایا۔ (رواہ ابو یعلی)۔

سورۂ اخلاص

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قل ہو اللہ احد ثلث قرآن کے برابر ہے

(رواہ مسلم وغیرہ) اور اس باب میں صحابہ رضی اللہ عنہم کی پوری ایک جماعت سے روایت ہے۔ حضرت عبداللہ بن الشخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے اپنے مرض الموت میں سورۂ اخلاص پڑھی تو وہ قبر میں فتنہ سے اور ضغطہ سے محفوظ ہوا اور قیامت میں اس کو ملائکہ اپنے ہاتھوں پر پل صراط سے پار کریں گے۔ (رواہ الطبرانی) روایت ہے کہ ایک شخص اپنی نماز میں بعد الحمد و سورہ کے قل ہو اللہ احد بھی پڑھا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ دوسروں کو نماز پڑھاتے تو بھی اسی طرح پڑھتے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اُس سے پوچھو کہ ایسا کیوں کرتا ہے اس نے کہا کہ یہ سورہ حضرت باری تعالٰے کی توحید ہے اس لیے مجھے نہایت محبوب ہے پھر آپ سے عرض کیا گیا تو فرمایا کہ اُس کو آگاہ کردو کہ اللہ تعالٰے اُس کو محبوب رکھتا ہے (کما فی الصحیح)۔

سورۃ الفلق و سورۃ الناس

حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عقبہ میں تجھے ایسی سورتیں سکھاؤں جنکی مثل توریت یا زبور یا انجیل میں اللہ تعالٰے نے نازل نہیں فرمائیں عقبہؓ نے عرض کیا کہ حضور ضرور تعلیم فرمائیں۔ آپ نے فرمایا کہ قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس (رواہ احمد) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر چیز جس سے پناہ چاہنے والوں نے پناہ چاہی سب سے افضل تجھے بتاؤں۔ میں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ آپ نے ارشاد کیا قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہیں۔ (رواہ احمد)۔ حضرت عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تو وقت شام و صبح تین مرتبہ قل ہو اللہ احد اور معوذتین پڑھ لیا کر کہ یہ تجھے ہر چیز سے کفایت کریں گی۔ (رواہ ابوداؤد والترمذی)۔

آداب تلاوت

قرآن مجید کی تلاوت کے آداب اور طریقے جاننا ہر مسلمان کے لیے نہایت ضروری ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کرام اور تمام علماء امت نیز بزرگان دین نے تلاوت کلام الٰہی کے لیے اپنے اقوال و اعمال کی روشنی میں ہمارے لیے بہت واضح اور روشن ہدایات چھوڑی ہیں جن پر عمل کرکے ہم دونوں جہان کی سعادتیں اور نعمتیں حاصل کرسکتے ہیں۔ قرآن پاک میں اللہ تعالٰے نے حکم دیا ہے کہ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو سنو اور خاموش رہو۔

قرآن مجید کی تلاوت کے وقت انتہائے شوق و ارادت کے ساتھ کمال عجز و انکساری سے اپنے دل کو اللہ تعالٰے کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور ہمہ تن اسی طرف متوجہ ہونا چاہیے اور اظہار عبودیت کے لیے بشارت و انعام والی آیات پر اپنے کو اللہ تعالٰے کے لطف و کرم کا امیدوار بنانا چاہیے اور عذاب و قہر والی آیات پر اللہ کا خوف دل پر طاری کریں۔ اللہ تعالٰے نے اپنے نیک بندوں کی اُس حالت کو جو تلاوت قرآن کے وقت ہوتی ہے خود بیان فرمایا ہے۔ وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ۔ جب وہ سنتے ہیں جو اُتارا گیا (قرآن) رسول کی طرف تو تم دیکھو گے کہ اُن کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوتے ہیں۔

قرآن پاک کی تلاوت ٹھہر ٹھہر کر کرنا چاہیے تاکہ معانی و مطالب پر غور و فکر کرنے کا بھی موقع ملے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا" اور پڑھو قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر" تلاوت کے وقت غور و فکر عجز و انکساری ضروری ہے اور جلدی جلدی پڑھنا یا زیادہ سے زیادہ پڑھنا اتنا سودمند نہیں جتنا کہ سمجھ کر کم پڑھنا۔ بلکہ اتنا جلد پڑھنا کہ ترتیل اور معانی سمجھ میں نہ آئیں مکروہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کبار رضی اللہ عنہم کی عادت شریف ہر شب تخمیناً چار سیپارے پڑھنے کی تھی۔ قرآن مجید میں ہے کہ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔ یعنی جتنا قرآن آسانی سے پڑھ سکتے ہو پڑھو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے تین دن سے کم میں قرآن شریف ختم کیا وہ کچھ نہ سمجھا۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ نے فرمایا ہے کہ جس نے ایک سال میں دو بار قرآن ختم کیا اُس نے حق ادا کر دیا۔ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے سال وفات میں دو بار قرآن ختم کیا تھا۔ حضرت علامہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اپنے کو قرآن پاک کے ختموں کا گرویدہ نہ بناؤ بلکہ ایک آیت سوچ کر پڑھنا ایک رات میں دو ختم کرنے سے بہتر ہے۔

قرآن پاک میں جن باتوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے ان کو احادیث نبوی اور صحابہ کرام کے اعمال و اقوال کے بموجب مجملاً بیان کیا جاتا ہے۔

تلاوت کرنے والے کے لیے ضروری ہے کہ باوضو ہو اور قبلہ رو ہو کر بیٹھے۔ بغیر تکیہ لگائے بیٹھے تاکہ اس وقت دل میں غرور و تکبر بالکل نہ ہو اور مسجد ہو تو بہتر ہے۔ قرآن شریف کو اونچی پاک چیز جیسے رحل یا تکیہ پر رکھنا چاہیے۔ آیات کو ٹھہر ٹھہر کر صحیح زیر و زبر کے ساتھ پڑھے۔ حروف کو صحیح مخارج سے ادا کرنے کی کوشش کرے۔ جب سجدہ کی آیات میں سے کوئی آیت آجائے تو عاجزی و انکساری کے ساتھ سجدہ کرے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب کوئی اولاد آدم سے آیت سجدہ پڑھتا ہے اور سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتا ہوا کونے میں جا بیٹھتا ہے اور کہتا ہے کہ وائے خرابی کہ اس پر سجدہ کا حکم ہوا اس نے سجدہ کیا تو اس کے واسطے جنت ہے اور مجھ پر سجدہ کا حکم ہوا اور میں نے نہ مانا تو میرے لیے دوزخ ہے۔ اور سجدہ واجب چودہ ہیں۔ ان سورتوں میں سجدہ اعراف، رعد، نحل، اسرا، مریم، حج، فرقان، نمل، تنزیل، ص، حم السجدہ، نجم، انشقاق، علق۔ اور جب سجدہ کرنا چاہے تو مستحب یہ ہے کہ کھڑے ہو کر دل میں نیت کرے اور زبان سے کہے کہ سجدہ تلاوت ادا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے لیے۔ کانوں تک ہاتھ اُٹھائے بغیر اللہ اکبر آواز سے کہتا ہوا سجدہ میں جائے اور سبحان ربی الاعلیٰ تین مرتبہ کہے پھر جہر سے تکبیر کہتا ہوا سر اُٹھائے اور کھڑا ہو جائے جب تلاوت شروع کرے تو پہلے اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھے۔ پڑھتے وقت خواہ آواز کم ہو یا زیادہ مگر اس میں دکھاوا نہ ہو۔ قرات کے ساتھ قرآن پڑھنا افضل ہے لیکن ترنم اور گانے کے طور پر آواز بنانا ممنوع ہے۔ بلکہ وہ الحان جس میں حروف گھٹ بڑھ جائیں مکروہ اور حرام ہے اور راگ کے طور پر پڑھنے والا فاسق ہے۔ اور جو لوگ اس سے خاموش ہوں گے وہ گنہگار ہوں گے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے بعد ایک قوم آئے گی جو قرآن شریف کی تلاوت میں اس طرح آواز حلق میں پھرائیں گے جیسے راگ اور نوحے میں۔ قرآن اُن کے گلوں سے تجاوز نہ کرے گا یعنی درجہ قبولیت کو نہ پہونچے گا۔ ان کا دل دنیا کی محبت اور ریاکاری اور اپنے کو اچھا کہلوانے سے بھرا ہوگا اور جو لوگ اُن کی تلاوت کو اچھا جانیں گے اور اُن کی قرات پسند کریں گے اُن کو بُرا جانیں گے وہ سب گنہگار ہوں گے اس لیے کہ

اس قسم کی قرات درست نہیں ہے۔ تلاوت کے وقت اپنے اوپر خشیتِ الٰہی طاری کر کے گریہ وزاری کرنا بھی بہتر ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نزول کا باعث ہو۔

تلاوت قرآن کے لیے کوئی وقت مقرر کر لینا بھی اچھا ہے اکثر صحابہؓ نماز فجر کے بعد تلاوت کرتے تھے۔

قرآن شریف کے ہر سورہ کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا مستحب ہے۔ البتہ سورۂ براۃ کے آغاز میں بسم اللہ نہ پڑھنا چاہیے۔ لیکن اگر ابتدا تلاوت کی اسی سورۃ سے کرے تو بسم اللہ پڑھنا چاہیے۔ اگر قرآن شریف بہ آواز بلند پڑھنے سے کسی کی نماز میں خلل واقع ہوتا ہو تو آہستہ پڑھے۔ زور سے قرآن پڑھنا بھی اچھا ہے بشرطیکہ اس میں ظاہر داری نہ ہو۔ باواز بلند پڑھنے سے دوسرے بھی سنتے ہیں۔ سورۂ والضحیٰ سے آخر تک ہر سورہ کے ختم پر اللہ اکبر کہنا مستحب ہے مگر نماز میں نہ کہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ختم کے بعد دعا قبول ہوتی ہے جب قرآن ایک بار ختم کر چکے تو فوراً دوسرا بھی شروع کر دے یہ سنت نبویؐ ہے اور دوسرا قرآن شروع کر کے اولٰئک ہم المفلحون تک پڑھ کر چھوڑ دے اور دعا مانگے بعض لوگ مفلحون کے بعد جو جا بجا کی آیتیں پڑھتے ہیں اس کی کتب فقہ و حدیث میں کوئی اصل نہیں ہے بلکہ شاطبیؒ کی شرح میں منع لکھا ہے۔

جس مقام پر ایک شخص تلاوت کر رہا ہو دوسروں کے لیے ضروری ہے کہ وہ بھی ہمہ تن اُس کو سُننے میں مشغول ہو جائیں اور فضول گفتگو اور شور و شر نہ کریں۔ قرآن مجید کا سُننا فرض ہے۔ اگر دوسرے لوگ اپنے ضروری کاموں کی وجہ سے سننے میں مشغول نہ ہوں تو پڑھنے والا آہستہ پڑھنے لگے۔ تعلیم کی حالت میں لڑکے بلند آواز یا آہستہ کسی طور پڑھیں تو کوئی مضائقہ نہیں۔ جنابت کی حالت میں قرآن پڑھنا ممنوع ہے لیکن سُننا جائز ہے بے وضو قرآن مجید پڑھنا درست ہے لیکن چھونا درست نہیں۔ مگر جزدان اور علیحدہ غلاف میں درست ہے اور بعض کتابوں میں جو بے وضو چھونا لکھا ہے اُس پر فتویٰ نہیں۔ بلکہ ہدایہ میں ہے کہ بے وضو والے کو آستین سے بھی چھونا مکروہ ہے اور خلاصہ میں ہے کہ یہ قول اکثر علما کا ہے اور اسی طرح دامن اور چادر وغیرہ سے بھی (جو کپڑا بے وضو چھونے والے کے بدن سے متعلق ہو) چھونا مکروہ ہے۔ اور اُس حالت میں جس میں شرعی طور پر غسل واجب ہو اور حائض اور نفساء کو قرآن شریف کا چھونا اور پڑھنا دونوں حرام ہیں۔ قرآن کا ترجمہ اگر دوسری زبان میں ہو تو اُس کا بھی وہی ادب کرنا ہوگا جو اصل قرآن کا۔

واجبات تلاوت

اوپر جو کچھ لکھا گیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ قرآن شریف کی تلاوت کے لیے چھ باتیں واجب ہیں اور باقی مستحب۔ واجبات یہ ہیں۔ (۱) تمام عمر میں ایک بار کچھ قرآن پڑھنا جتنا بھی آسانی سے ممکن ہو۔ (۲) تلاوت کے وقت حدث اکبر سے پاک ہونا۔ (۳) تلاوت صحیح کرنا۔ (۴) تلاوت کے وقت نیت میں خلوص ہونا مزاح اور تمثیل کا مقصد نہ ہونا۔ (۵) کم سے کم ایک آیت تلاوت کرنا۔ (۶) قرآن کی تلاوت کے وقت سکوت ہونا۔ مدارس و مکاتب میں اس کی پابندی ضروری نہیں۔

مستحبات تلاوت

(۱) باوضو ہونا اور حتی الامکان قبلہ رو ہونا۔ قرآن کی تلاوت سے قبل وضو کے ساتھ مسواک کرنا۔ دوران تلاوت میں اگر کلام کرنا پڑے تو دوبارہ بسم اللہ پڑھنا۔ راگ اور گانے کے انداز سے پرہیز کرنا۔ تلاوت سے قبل تعوذ اور تسمیہ پڑھنا۔ قرآن ختم کرنے کے بعد سورۂ اخلاص کو تین مرتبہ پڑھنا۔ ان کے علاوہ اوپر جو دیگر باتیں بیان کی گئی ہیں سب مستحبات میں شامل ہیں۔

تجوید و ترتیل قرآن

قرآن شریف کی تلاوت صحیح طریقہ پر کرنا واجب ہے اس میں بے پروائی اور سُستی کرنے سے گناہ ہوتا ہے علماء سلف اور مشائخ عظام نے تلاوت کرنے والوں کی رہنمائی کے لیے قرأت کے سلسلہ میں پیش آنے والے جملہ امور کو نہایت واضح طور سے بیان کیا ہے۔ ہم اُن تمام ضروری باتوں کو ترتیب وار لکھتے ہیں اور مختصر طور سے نقشہ کی صورت میں پیش کرتے ہیں تاکہ سمجھنے میں آسانی ہو۔

مخارج حروف

اس کے بہت سے قاعدے ہیں۔ مگر تھوڑے سے جو بہت ضروری اور آسان ہیں لکھے جاتے ہیں۔ قرآن شریف کی تلاوت کے وقت ان حرفوں میں خوب اہتمام سے فرق کرنا چاہیے۔ ا۔ ع۔ ء میں اور ت۔ ط میں۔ اور ث۔ س۔ ص میں۔ اور ح۔ ہ میں۔ اور د۔ ض میں اور ذ۔ ز۔ ظ میں کہ ت پُر نہیں ہوتی اور ط پُر ہوتی ہے۔ اور ث نرم ہوتی ہے۔ اور س سخت ہوتا ہے۔ اور ص پُر ہوتا ہے اور ض کے نکالنے میں زبان کی کروٹ اور بائیں طرف کی داڑھ سے لگتی ہے سامنے کے دانتوں سے اس کا پڑھنا غلط ہے۔ اس کی زیادہ مشق کرنا چاہیے۔ اور ذ نرم ہوتی ہے اور ز سخت ہوتی ہے اور ظ پُر ہوتی ہے۔ غرضکہ تمام حروف ہجائیہ کو اُن کے اصلی مخارج سے ادا کرنا چاہیے اس سے قرآن مجید کی تلاوت صحیح ہوتی ہے۔

حروف ہجائیہ	ادا کرنے کا طریقہ
ء — ہ	دونوں حرف ابتدائے حلق سے نکلتے ہیں۔
ع — ح	حلق کے درمیان سے نکلتے ہیں۔
غ خ	انتہائے حلق سے نکلتے ہیں۔
ق	زبان کی جڑ کی ابتدا اور اوپر کے تالو کی مدد سے نکلتا ہے۔
ک	زبان کی جڑ اور اوپر کے تالو کی مدد سے ق کے مخرج سے ذرا سا ہٹ کے نکالنا چاہیے۔
ج — ش — ی	تینوں حروف زبان کے درمیان اور اوپر کے تالو کے بیچ سے نکلتے ہیں۔
ض	زبان کی کروٹ اور بائیں طرف کے اوپر کی داڑھوں کی جڑ سے نکالنا آسان ہے۔
ل	زبان کی نوک کے پاس اور اوپر کے تالو سے نکلتا ہے۔
ن	زبان کے سرا اور اوپر کے دانتوں کے نیچے سے نکلتا ہے۔
ر	زبان کے سرا اور اوپر کے دانتوں کے نیچے سے نون کے مخرج کے بعد نکلتی ہے۔

ط — د — ت	زبان کی نوک اور اوپر کے دانتوں کی جڑ سے نکلتے ہیں۔
ظ — ذ — ث	زبان کی نوک اور اگلے دانتوں کے کنارے سے نکلتے ہیں۔
ف	نیچے کے ہونٹ کے اندر اور اوپر کے دانتوں کے کنارے سے۔
ب — م — و	ہونٹوں کے درمیان سے نکلتے ہیں۔
ا	فضائے دہن سے نکلتا ہے۔
س — ص — ز	زبان کی نوک اور اگلے دانتوں کے درمیان سے نکلتے ہیں۔

علم تجوید

قرآن شریف کو صحیح پڑھنے کے طریقوں کو علم تجوید کہتے ہیں۔ علمائے اسلام نے دیگر علوم و فنون کی طرح اس علم کو بھی بڑی محنت اور جانفشانی سے باقاعدہ ایک فن بنا دیا اور اس پر مستقل کتابیں تصنیف کی گئی ہیں۔ ہم یہاں اختصار کے ساتھ خاص خاص قواعد بیان کرتے ہیں۔

قاعدہ ۱ — خ۔ ط۔ ظ۔ ص۔ ض۔ غ۔ ق ہمیشہ پُر ہوتے ہیں۔

قاعدہ ۲ — حرف ن اور م پر جب تشدید ہو تو نون غنہ سے پڑھیں گے یعنی آواز ناک سے دیر تک نکلے گی۔

قاعدہ ۳ — جس حرف پر زبر یا زیر یا پیش ہو اور اس کے بعد الف یا ی یا و نہ ہو اس کو بڑھانا نہیں چاہیے جیسے اَلْحَمْدُ کو اَلْحَمْدُوْ یا مٰلِكِ کو مَالِكِیْ۔ یا اِیَّاكَ کو اِیَاكَا۔ اسی طرح جہاں الف یا ی یا و ہو تو اس کو گھٹانا نہ چاہیے۔ جیسے صِرَاطَ کو صِرَطَ یا اَلْمُسْتَقِیْمَ کو اَلْمُسْتَقِمَ یا اَلْمَغْضُوْبِ کو اَلْمَغْضَبِ نہ پڑھنا چاہیے۔

قاعدہ ۴ — پیش کو واؤ کی طرف اور زیر کو ی کی طرف اور زبر کو الف کی طرف ذرا مائل کر کے پڑھتے ہیں۔

قاعدہ ۵ — جہاں ن پر جزم ہو اور اس نون کے بعد ان حرفوں ت، ث، ج، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ق، ک، میں سے کوئی حرف ہو تو اس نون کو نون غنہ کی طرح پڑھتے ہیں۔ جیسے اَنْتُمْ مِنْ ثَمَرَةٍ۔ فَاَنْجَیْنٰكُمْ۔ اَنْدَادًا۔ اَنْذَرْتَهُمْ۔ اَنْزَلَ۔ مِنْسَاَتَهٗ۔ لِمَنْ صَبَرَ۔ مَنْظُوْمٍ۔ فَاِنْ طِبْنَ۔ فَانْظُرْ۔ یُنْفِقُوْنَ۔ مِنْ قَبْلِكَ۔ اِنْ كُنْتُمْ۔

قاعدہ ۶ — اسی طرح اگر کسی حرف پر دو زبر یا دو زیر یا دو پیش ہوں جس سے نون کی آواز پیدا ہوتی ہے، اور اس حرف کے بعد مذکورہ پندرہ حرفوں میں سے کوئی حرف آجائے تب بھی اس نون کی آواز پر غنہ کرنا ہوگا۔ جیسے جَنّٰتٍ تَجْرِیْ۔ جَمِیْعًا ثُمَّ اسْتَوٰی۔ مِنْ نَفْسٍ شَیْئًا۔ رِزْقًا قَالُوْا۔ رَسُوْلٌ۔ كَرِیْمٌ۔

قاعدہ ۷ — جس لفظ میں حرف نون پر جزم ہو اور اس کے بعد ر یا ل ہو تو اس میں نون کی آواز بالکل نہیں رہتی ہے بلکہ ر یا ل میں مل جاتا ہے۔ جیسے مِنْ رَّبِّهِمْ یا وَلٰكِنْ لَّا یَشْعُرُوْنَ۔

قاعدہ ۸ — اسی طرح اگر کسی حرف پر دو زبر یا دو زیر یا دو پیش ہوں جس سے نون کی آواز پیدا ہوتی ہے اور اس حرف کے بعد ر یا ل ہو جب بھی اس نون کی آواز باقی نہ رہے گی جیسے غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۔

قاعدہ ۹ اگر حرف نون پر جزم ہو اور اس کے بعد حرف ب ہو تو اُس نون کو میم کی طرح پڑھنا چاہیے اور اس پر غنہ بھی کریں گے ۔ جیسے اَنۡۢبِئْهُمْ کو اَمْبِئْهُمْ ۔ اسی طرح اگر کسی حرف پر دو زبر یا دو زیر یا دو پیش ہوں جس سے نون کی آواز پیدا ہوتی ہے اور اس کے بعد ب ہو تو وہاں بھی اس نون کو میم کی طرح پڑھا جائے گا ۔ جیسے عَلِيْمٌۢ بِمَا کو عَلِيْمُمْ بِمَا پڑھیں گے ۔ بعضے قرآنوں میں ایسے موقع پر چھوٹی سی میم بنا دیتے ہیں اور بعضوں میں نہیں لکھتے مگر پڑھنا سب جگہ چاہیے جہاں جہاں یہ قاعدہ پایا جائے ۔

قاعدہ ۱۰ جہاں میم پر جزم ہو اور اس کے بعد ب ہو تو اُس میم پر غنہ کرنا چاہیے ۔ جیسے يَعْتَصِمْ بِاللّٰهِ ۔

قاعدہ ۱۱ جس حرف پر دو زبر یا دو زیر یا دو پیش ہوں اور اس کے بعد والے حرف پر جزم ہو تو وہاں دو زبر کی جگہ ایک زبر پڑھا جائے گا ۔ اور وہاں جو الف لکھا ہے اس کو نہ پڑھیں گے بلکہ اُس کے بجائے ایک نون زیر والا اپنی طرف سے نکال کر اُس جزم والے حرف سے ملا دیں گے جیسے خَيْرَاً الْوَصِيَّةُ کو اس طرح پڑھیں گے خَيْرَانِ لْوَصِيَّةُ ۔ اسی طرح دو زیر کی جگہ ایک زیر پڑھا جائے گا ۔ اور ویسا ہی ایک نون اس جزم والے حرف سے ملا دیا جائے گا ۔ جیسے فَخُوْرِ الَّذِيْنَ کو فَخُوْرِنِ لَّذِيْنَ ۔ اسی طرح دو پیش کی جگہ ایک پیش پڑھیں گے اور ویسا ہی ایک نون جزم والے حرف سے ملا دیں گے جیسے نُوْحُ ابْنَهٗ کو اس طرح پڑھیں گے نُوْحُ نِ ابْنَهٗ ۔ بعضے قرآنوں میں چھوٹا سا نون بیچ میں لکھ دیتے ہیں لیکن اگر کسی قرآن میں نہ لکھا ہو تب بھی پڑھنا چاہیے ۔

قاعدہ ۱۲ اگر ر پر زبر یا پیش ہو تو ر پُر پڑھنا چاہیے جیسے رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ یا اَمْرُهُمْ اور اگر ر کے نیچے زیر ہو تو باریک پڑھنا چاہیے ۔ جیسے غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ ۔ اور اگر ر پر جزم ہو تو اُس سے پہلے والے حرف کو دیکھنا چاہیے اگر اُس پر زبر یا پیش ہو تو ر کو پُر پڑھنا چاہیے ۔ جیسے اَنْذَرْتَهُمْ ۔ مُرْسَلٌ ۔ اور اگر اس سے پہلے والے حرف پر زیر ہو تو اُس جزم والی ر کو باریک پڑھیں گے ۔ جیسے لَمْ تُنْذِرْهُمْ ۔

قاعدہ ۱۳ اَللّٰهُ اور اَللّٰهُمَّ میں جو لام ہے اس لام سے پہلے والے حرف پر زبر یا پیش ہو تو لام کو پُر پڑھا جائے گا ۔ جیسے خَتَمَ اللّٰهُ اور فَزَادَهُمُ اللّٰهُ اور اِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اور اگر پہلے والے حرف پر زیر ہو تو اس کو باریک پڑھا جائے گا ۔ جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۔

قاعدہ ۱۴ جہاں گول ت لکھی ہو خواہ الگ ہو اس طرح ة چاہے ملی ہو یعنی اس طرح بَـةَ اور اس پر ٹھہرنا ہو تو اس ة کو ہ کی طرح پڑھنا چاہیے ۔ جیسے قَسْوَةً کو قَسْوَہْ ۔ اسی طرح اٰتُوا الزَّكٰوةَ ط ۔ اور طَيِّبَةً میں بھی ت کو ہ پڑھیں گے ۔

قاعدہ ۱۵ جس حرف پر دو زبر ہوں اور اس پر ٹھہرنا ہو تو اُس حرف کے آگے الف پڑھنا چاہیے ۔ جیسے نِدَاۤءً کو نِدَاۤءَا پڑھیں گے ۔

قاعدہ ۱۶ جس جگہ قرآن مجید میں ایسی نشانی لکھی ہوئی ہو (ـــٓ ـٓ) وہاں ذرا بڑھا کر پڑھیں گے اس نشانی کو مد کہتے ہیں ۔ اور مد کی تین قسمیں ہیں ۔ جس حرف پر ایسا (ـــٓ) مد ہو اور اُس کے آگے الف ہو اور الف کے آگے تشدید ہو تو اُس کو سات الف کے برابر بڑھانا چاہیے ۔ جیسے وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۔ اور جس کے آگے الف اور ہمزہ ہو اُس کو چار الف کے برابر بڑھانا چاہیے ۔ جیسے يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ وجیٓءَ ۔ زیر زبر والے

وہ حرف جن کے آگے و یا ی ہو اور ان کے آگے متحرک الف ہو یا صرف متحرک الف ہو مگر مدّ والا حرف اس سے ملا ہو تو اس پر باریک مدّ کا ہونا ضروری ہے جیسے قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰہَ اور جیسے قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ یہاں واؤ کو بڑھا کر پڑھنا چاہیے۔ یا جیسے فِیْٓ اٰذَانِھِمْ اس ی کو دوسری جگہ کی ی سے بڑھا کر پڑھنا چاہیے۔ باریک مدّ کی نشانی (~) یہ ہے۔

قاعدہ جس حرف پر جزم ہو اور اس کے بعد آئے حرف پر تشدید ہو تو اُس جگہ پہلا حرف نہیں پڑھا جائے گا۔ جیسے قَدْ تَّبَیَّنَ میں دال نہیں پڑھی جائے گی۔ اسی طرح قَالَتْ طَّآئِفَۃٌ میں ت نہیں پڑھی جائے گی اور لَئِنْ بَسَطْتَّ میں ط نہیں پڑھی جائے گی اور اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰہَ میں ت نہیں پڑھی جائے گی۔ اور اَلَمْ نَخْلُقْکُّمْ میں ق نہیں پڑھیں گے

البتہ اگر یہ جزم والا حرف ن ہو یا دو زبر یا دو زیر یا دو پیش سے نون پیدا ہو گیا ہو اور اس کے بعد تشدید والا حرف ی یا وہو تو وہاں پڑھنے میں غنہ کریں گے یعنی نون کی بو رہے گی۔ جیسے مَنْ یَّقُوْلُ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ میں نون کی آواز ناک میں پیدا ہوگی۔

رسم الخط

واضح ہو کہ قرآن پاک کو صحت کے ساتھ پڑھنے کے واسطے رسم الخط کے متعلق چند امور ایسے ہیں جن کو معلوم کیے بغیر صحیح طور سے تلاوت مشکل ہے۔ جو لوگ رسم الخط کی ان باریکیوں کو نظرانداز کر جاتے ہیں یا اُن کے متعلق معلومات نہیں حاصل کرتے ان کی یہ غفلت بڑے بڑے گناہوں کا مرتکب بنا سکتی ہے اس لیے اس کی طرف توجہ کرنا نہایت ہی ضروری ہے۔

(۱) قرآن شریف میں بعض ایسے حرف ہیں جو لکھے تو جاتے ہیں مگر پڑھے نہیں جاتے۔ ان کا ضرور خیال رکھنا چاہیے مثلاً زکوٰۃ، حیوٰۃ میں و لکھا تو جاتا ہے لیکن پڑھا نہیں جاتا۔ اس کو زکات، حیات پڑھتے ہیں۔

(۲) بعض مقامات پر ی لکھی جاتی ہے مگر پڑھی نہیں جاتی۔ اس کے بجائے الف پڑھتے ہیں۔ جیسے موسیٰ عیسیٰ کو موسا اور عیسا پڑھتے ہیں۔ اس الف کو الف مقصورہ کہتے ہیں۔ اور الف مقصورہ ایک کھڑے زبر یعنی چھوٹے سے الف کی شکل میں بنایا جاتا ہے۔ اس کو الف ہی پڑھنا چاہیے۔ جیسے الرحمٰن، اسحٰق، اسمٰعیل کو رحمان، اسحاق اسماعیل پڑھتے ہیں۔

(۳) عربی میں یائے مجہول استعمال نہیں کی جاتی خواہ اس لفظ میں ی لکھی ہو یا کھڑے زیر سے ی کی آواز پیدا ہوگئی ہو۔ ہر جگہ یائے معروف ہی کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

(۴) بعض مقامات پر الف لکھا جاتا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا جیسے جمع کی علامت کا الف مثلاً قَالُوْا، اٰمَنُوْا، عَمِلُوْا ان میں آخری الف نہیں پڑھا جاتا ہے۔ اسی طرح اَنَا کو اَنَ پڑھا جائے گا لیکن جب کسی جگہ اَنَا لکھا ہوا ہو تو آخری الف ضرور پڑھنا چاہیے۔ جیسے جَآءَ نَا نَذِیْرٌ۔ قرآن مجید میں ایسے جتنے مقامات ہیں جہاں الف لکھا جاتا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا اُن کو ذیل میں رکوع و پارہ اور آیت کے حوالہ کے ساتھ درج کیا جاتا ہے۔ اور

اُس زائد الف کے نیچے یہ نشان (×) دیدیا ہے تاکہ باسانی سمجھ میں آسکے اور قرآن مجید میں نکال کر دیکھا جاسکے۔

نمبر شمار	نام پارہ و نمبر رکوع و آیت	زائد الف کے لفاظ	پڑھنے کا طریقہ	نمبر شمار	نام پارہ و نمبر رکوع و آیت	زائد الف کے لفاظ	پڑھنے کا طریقہ
١	پارہ تلک الرسل آغاز سورۂ	الٓمّٓ اللّٰہُ	الٓمّٓ اللّٰہُ	١۴	پارہ وما لی ع ٦ آیت ۴٧	لَااِلَی الجَحِیمِ	لَااِلَی الجَحِیمِ
	آل عمران۔ ع ۴٠			١۵	″ حٰم سورۂ محمد ع ۴ آیت ۴	لِیَبلُوَا	لِیَبلُوَ
٢	پارہ لن تنالوا ع ٦ آیت ١	اَفَائِن مَّاتَ	اَفَئِن مَّاتَ	١٦	″ ″ ع ۴ آیت ٣١	نَبلُوَا	نَبلُوَ
٣	″ ع ٨ آیت ٣	لَااِلَی اللّٰہِ	لَااِلَی اللّٰہِ	١٧	″ قال فما خطبکم سورۂ نجم ع ٣ آیت ١٩	ثَمُودَا	ثَمُودَ
۴	″ لا یحب اللہ ع ٩ آیت ٣	اَن تَبُوءَا	اَن تَبُوءَ	١٨	″ تبارک الذی سورۂ دہر ع ١ آیت ۴	سَلَاسِلَا	سَلَاسِلَ
۵	″ قال الملاء ع ٣ آیت ۴	مَلَا۟ئِہٖ	مَلَئِہٖ	١٩	″ ″ آیت ١۵ و ١٦	قَوَارِیرَا	قَوَارِیرَ
٦	″ واعلموا ع ١٣ آیت ۵	وَلَااَوضَعُوا	وَلَاَوضَعُو	٢٠	″ واذا سمعوا سورۂ انعام ع ۴	مِن نَّبَاِی	مِن نَّبَئِ
٧	″ وما من دابۃ ع ٦ آیت ٨	ثَمُودَا	ثَمُودَ		آیت ۴	المُرسَلِینَ	المُرسَلِینَ
٨	″ وما ابری نفسی ع ١٠ آیت ۴	لِتَتلُوَا	لِتَتلُوَ	٢١	″ اتل ما اوحی سورۂ روم ع ۴ آیت ١١	لِیَربُوَا فِی	لِیَربُوَ فِی
٩	″ سبحان الذی ع ١٢ آیت ٢	لَن نَّدعُوَا	لَن نَّدعُوَ	٢٢	″ قد سمع اللہ سورۂ حشر ع ٢ آیت ١٣	لَااَنتُم اَشَدُّ	لَااَنتُم اَشَدُّ
١٠	″ ″ ع ١٦ آیت ١	لِشَایءٍ	لِشَیءٍ	٢٣	″ وقال الذین سورۂ فرقان	ثَمُودَا وَ	ثَمُودَ وَ
١١	″ ″ ع ١٧ آیت ٦	لٰکِنَّا	لٰکِنَّ		ع ۴ آیت ۴	اَصحٰبُ	اَصحٰبُ
١٢	″ قال الم ع ٧ آیت ۴	لَااَذبَحَنَّہٗ	لَااَذبَحَنَّہٗ	٢۴	″ امن خلق السموات	عَادًا وَّ	عَادًا وَّ
١٣	″ حٰم سورۂ حجرات ع ٢ آیت ١١	بِئسَ الاِسمُ	بِئسَ لِسمُ		سورۂ عنکبوت ع ۴	ثَمُودَا	ثَمُودَ

فائدہ

واضح ہو کہ پارہ تبارک الذی سورۂ دہر کے پہلے رکوع کی پندرھویں اور سولھویں آیت میں دو جگہ قَوَارِیرَا قَوَارِیرَا آیا ہے اور دونوں جگہ دوسری را کے بعد الف لکھا جاتا ہے اور اکثر پڑھنے والے پہلے قَوَارِیرَا پر ٹھہر جاتے ہیں اور دوسرے قَوَارِیرَا پر نہیں ٹھہرتے تو اُس کا یہ حکم ہے کہ پہلی جگہ الف پڑھیں اور دوسری جگہ الف نہ پڑھیں بلکہ اس طرح پڑھیں قَوَارِیرَ۔ اور اگر کوئی پہلی جگہ نہ ٹھہرے اور دوسری جگہ ٹھہر جائے۔ تو جہاں ٹھہرے وہاں الف پڑھے جہاں نہ ٹھہرے وہاں الف نہ پڑھے۔

اسی طرح پارہ حٰم میں سورۂ حجرات کے دوسرے رکوع کی پہلی آیت میں جو یہ لفظ آیا ہے بِئسَ الاِسمُ اس میں بِئسَ کا سین کسی حرف سے نہیں ملتا اور اُس کے بعد کا لام اگلے سین سے ملتا ہے اور اس طرح پڑھا جاتا ہے بِئسَ لِسمُ۔ اور پارہ تلک الرسل میں سورۂ آل عمران کے شروع میں جو الٓمّٓ آیا ہے اس کے میم کو اگلے لفظ اللّٰہُ کے لام سے اس طرح ملایا جاتا ہے جس کے ہجے یوں ہوتے ہیں مِیمَلْ اور بعض پڑھنے والے جو اس طرح پڑھتے ہیں مِیمْ مَلْ یہ غلط ہے۔ خوب اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیے۔ میں نے ان دو لفظوں کو نہایت وضاحت سے علیحدہ لکھ کر سمجھا دیا ہے اسی پر اور سب کے تمام لفظوں کو قیاس کرنا چاہیے۔

فائدہ پارہ واعلموا میں جو سورہ توبہ براءۃ من اللہ سے شروع ہوتی ہے اس پر بسم اللہ نہیں لکھی ہے۔ اس کا یہ حکم ہے کہ اگر کوئی اوپر سے پڑھتا چلا آتا ہے تو اس پر پہونچ کر بسم اللہ نہ پڑھے ویسے ہی شروع کردے اور اگر کسی نے اسی جگہ سے پڑھنا شروع کیا ہے یا کچھ سورۃ پڑھ کر پڑھنا بند کردیا تھا پھر بیچ میں پڑھنا شروع کیا یا درمیان میں کسی سے کچھ بات کی پھر پڑھنا شروع کیا تو ان سب حالتوں میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا چاہیے۔

خاص مقامات قرآن مجید میں بعض ایسے مقامات ہیں کہ اگر ان میں زبر زیر پیش میں معمولی سا ردو بدل ہو جائے تو معنی کچھ سے کچھ ہو جاتے ہیں اور پڑھنے والے پر سخت گناہ ہوتا ہے۔ بلکہ عمداً پڑھنا کفر ہے البتہ لاعلمی میں معاف ہے۔ ایسے مقامات کو جاننا ضروری ہے وہ مقامات درج ذیل ہیں ان کو خوب اچھی طرح غور و فکر سے سمجھ لینا چاہیے۔

نمبر شمار	مقام	صحیح	غلط
۱	سورۂ فاتحہ	اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ	اَنْعَمْتُ عَلَیْھِمْ
۲	"	اِیَّاکَ نَعْبُدُ	اِیَاکَ نَعْبُدُ (بلا تشدید)
۳	سورۂ بقر رکوع ۱۵	وَاِذِ ابْتَلٰی اِبْرٰھِیْمَ رَبُّہٗ	اِبْرَاھِیْمُ رَبَّہٗ
۴	" ع ۳۳	قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ	قَتَلَ دَاوٗدَ جَالُوْتُ
۵	" ع ۳۴ آیۃ الکرسی	اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ	اَللّٰہُ (بدون تشدید)
۶	" ع ۳۶	وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ	یُضَاعَفُ
۷	سورۂ نساء ع ۲۲	رُسُلًا مُّبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ	مُبَشَّرِیْنَ وَمُنْذَرِیْنَ
۸	سورۂ توبہ ع ۱	مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَرَسُوْلُہٗ	وَرَسُوْلِہٖ
۹	سورۂ بنی اسرائیل ع ۲	وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ	مُعَذَّبِیْنَ
۱۰	سورۂ طٰہٰ ع ۷	وَعَصٰٓی اٰدَمُ رَبَّہٗ	اٰدَمَ رَبُّہٗ
۱۱	سورۂ انبیاء ع ۲	اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ	اِنِّیْ کُنْتَ
۱۲	سورۂ شعراء ع ۱۱	لِتَکُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ	مِنَ الْمُنْذَرِیْنَ
۱۳	سورۂ فاطر ع ۱۴	یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا	وَیَخْشَی اللّٰہُ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓءَ
۱۴	سورۂ صافات ع ۲	فِیْھِمْ مُّنْذِرِیْنَ	مُنْذَرِیْنَ
۱۵	سورۂ فتح ع ۲	صَدَقَ اللّٰہُ رَسُوْلَہٗ	صَدَقَ اللّٰہَ رَسُوْلُہٗ
۱۶	سورۂ حشر ع ۳	مُصَوِّرُ	مُصَوَّرُ
۱۷	سورۂ حاقہ ع ۱	اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ	اِلَّا الْخَاطَئُوْنَ
۱۸	سورۂ مزمل ع ۱	فَعَصٰی فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ	فِرْعَوْنَ الرَّسُوْلُ
۱۹	سورۂ مرسلت ع ۲	فِیْ ظِلٰلٍ	فِیْ ظِلَالٍ
۲۰	سورۂ النازعات ع ۲	اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ	مُنْذَرُ

فائدہ قرآن پاک میں بعض الفاظ ایسے ہیں جن کو ص سے لکھا جاتا ہے مگر پڑھا جاتا ہے س سے۔ اکثر قرآنوں میں ص کے اوپر ایک چھوٹا سا س بھی لکھ دیتے ہیں لیکن اگر کسی قرآن شریف میں نہ بھی لکھا ہو تو بھی سین ہی سے پڑھنا چاہیے۔ اور بعض کا قول یہ ہے کہ اس مقام پر ص اور س دونوں سے پڑھ سکتے ہیں۔ یہ صحیح نہیں۔

وہ خاص مقام یہ ہیں

سورہ و رکوع	الفاظ	یعنی
سورۂ بقرہ۔ رکوع ۲ آیت ۳	یَبۡصُۜطُ	یَبۡسُطُ
سورۂ طور۔ رکوع ۲	اَلۡمُصَۜیۡطِرُوۡنَ	اَلۡمُسَیۡطِرُوۡنَ
سورۂ اعراف۔ رکوع ۹	بَصۜۡطَۃً	بَسۡطَۃً
سورۂ غاشیہ	بِمُصَۜیۡطِرٍ	بِمُسَیۡطِرٍ

فائدہ قرآن پاک میں کھڑے زیر والا حرف ہر جگہ یائے معروف کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ صرف ایک مقام ایسا ہے جہاں کھڑے زیر والے حرف کو یائے مجہول سے پڑھتے ہیں۔ وہ لفظ پارہ ومامن دابۃ ١٢ سورہ ہود کے چوتھے رکوع کی چھٹی آیت میں ہے اور وہ یہ ہے مَجۡرٖیھَا۔ اس ر کے زیر کو اور زیروں کی طرح نہ پڑھیں گے۔ بلکہ جس طرح لفظ "ستارے" کی ر کا زیر پڑھا جاتا ہے۔ اُسی طرح اس کو پڑھنا چاہیے۔

فائدہ لفظ مَلَا۟ئِہٖ تمام قرآن شریف میں ہر جگہ الف زائد سے لکھا جاتا ہے اور اس کو مَلَئِہٖ پڑھا جاتا ہے۔ اسی طرح لفظ اَنَا میں آخری الف زائد ہے۔ اس کو اَنَ پڑھا جاتا ہے۔

حُروف مقطّعات

قرآن پاک کی بعض سورتوں کے شروع میں کچھ حروف آئے ہیں جن کو حروف مقطّعات کہتے ہیں۔ ان میں کا ہر ایک حرف الگ الگ پڑھا جاتا ہے اس لیے عربی میں مقطّعات کہلاتے ہیں۔ جن حروف پر مد ہو ان کو بڑھا کر پڑھنا چاہیے۔ اور جس پر کھڑا زبر ہو اُس کو بڑھا کر الف کی آواز سے پڑھیں گے جیسے طٰہٰ میں ط پر کھڑا زبر ہے اس کی آواز طا کی ہوگی اور ہ کی آواز ہا کی طرح ہوگی۔ تمام حروف مقطعات جو قرآن مجید میں آئے ہیں نیچے لکھ کر ان کے ساتھ تلفظ بھی لکھ دیے ہیں تاکہ پڑھنے والوں کو غلطی کا امکان نہ رہے پہلے خانہ میں اُن سورتوں کے نام لکھ دیے گئے ہیں جن کے شروع میں یہ حرف آئے ہیں۔

سورتوں کے نام	حروف مقطعات	تلفظ	سورتوں کے نام	حروف مقطعات	تلفظ
سورۃ البقرہ۔ آل عمران العنکبوت۔ الروم لقمان۔ سجدہ۔	الٓمّٓ	الف لام میم	مومن۔ حم سجدہ۔ زخرف۔ دخان جاثیہ۔ احقاف	حٰمٓ	حامیم
یونس۔ ہود۔ یوسف ابراہیم۔ الحجر۔	الٓر	الف لام را	رعد	١٣ الٓمّٓرٰ	الف لام میم را
			الاعراف	٧ الٓمّٓصٓ	الف لام میم صاد

سورتوں کے نام	حروف مقطعات	تلفظ	سورتوں کے نام	حروف مقطعات	تلفظ
شعراء، قصص	طسٓمٓ	طا سین میم	شوریٰ	حمٓ عسٓقٓ	حا میم عین سین قاف
النمل	طسٓ	طا سین			
یٰسٓ	یٰسٓ	یا سین	صٓ	صٓ	صاد
طٰہٰ	طٰہٰ	طا ہا	قٓ	قٓ	قاف
مریم	کٓھٰیٰعٓصٓ	کاف ہا یا عین صاد	نٓ	نٓ	نون

رموز اوقاف

جس طرح ہم آپس میں گفتگو کرتے ہیں۔ کہیں کم اور کہیں زیادہ ٹھہر ٹھہر کر بولتے ہیں یا کہیں ملا کر باتیں کرتے ہیں اور کبھی ایک بات کہہ کر ٹھہر جاتے ہیں اور دوسری بات نئے سرے سے شروع کرتے ہیں۔ اسی طرح قرآن شریف کی عبارت بھی ہے۔ اس میں بھی کم و بیش ٹھہرنا پڑتا ہے۔ یا ایک بات کو دوسری بات سے ملانا پڑتا ہے۔ ٹھہرنے کو وقف اور ملانے کو وصل کہتے ہیں۔ قرآن شریف کو صحت کے ساتھ پڑھنے کے لیے ان سب سے واقفیت نہایت ضروری ہے۔ اکابرین امت اور علمائے ملت نے اُن لوگوں کی آسانی کے لیے جن کی مادری زبان عربی نہیں ہے کچھ علامات مقرر کی ہیں جن کو ہم مع تشریح مطالب درج ذیل کرتے ہیں:-

نمبر شمار	علامات رموز اوقاف	تشریح مطالب رموز اوقاف
۱	○	یہ مطلق آیت کی علامت ہے۔ جہاں صرف یہ علامت ہو وہاں ٹھہر جانا چاہیے۔ اور اگر اس علامت پر لا بنا ہو تو نہ ٹھہرنا چاہیے بلکہ اگلی آیت سے ملا کر پڑھنا چاہیے۔
۲	م	یہ وقف لازم کی علامت ہے۔ یہاں ٹھہرنا ضروری ہے ورنہ معنوں میں خلل واقع ہو جائے گا جو گناہ عظیم ہے۔
۳	ط	یہ وقف مطلق کی علامت ہے اس وقف پر ماقبل اور مابعد کو ملا کر نہیں پڑھا جا سکتا اس لیے اس پر ٹھہر جانا بہتر ہے اور مابعد سے ابتدا کرنا چاہیے۔
۴	ج	یہ وقف جائز کی علامت ہے اس پر وقف و وصل دونوں جائز ہیں نہ ٹھہرے تو کوئی ہرج نہیں اور ٹھہرنا بہتر ہے۔
۵	ز	یہ وقف مجوز کی علامت ہے۔ یہاں وقف اور وصل دونوں جائز ہیں۔ لیکن وصل کرنا یعنی اگلی آیت سے ملا کر پڑھنا زیادہ بہتر ہوتا ہے۔
۶	ص	یہ وقف مرخص کی علامت ہے یعنی یہاں ٹھہرنے کی اجازت ہے، مگر ملا کر پڑھنا زیادہ بہتر ہے اگر پڑھنے والا تھک کر ٹھہر جائے تو مناسب ہے، دونوں آیات میں باہمی تعلق ہوتا ہے مگر معنوی لحاظ

نمبر شمار	علامات رموز اوقاف	تشریح مطالب رموز اوقاف
		سے ہر آیت مستقل حیثیت رکھتی ہے۔
۷	ق	یہ "قد قیل" کا مخفف ہے (بیشک کہا گیا)، یا "قیل علیہ الوقف" (کہا گیا کہ اس پر وقف ہے)، کا مخفف ہے بعض علماء کے نزدیک ٹھہرنا جائز ہے۔ لیکن یہ علامت ضعف وقف کو ظاہر کرتی ہے، اس لیے اس جگہ نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔
۸	لا قلا (قیل لا وقف علیہ)	یہ مخفف ہے "لا وقف علیہ"، (اس جگہ کوئی وقف نہیں)، کا وقف ہرگز نہ کرے بعض علماء کی رائے ہے کہ اگر بیقراری سے سانس ٹوٹ جائے اور وقف ہو جائے تو آیت کا اعادہ کرے یعنی دوبارہ بغیر وقف کیے ہوئے پڑھے۔
۹	قف	یہ مخفف ہے "یوقف علیہ" (اس پر ٹھہرا جاتا ہے)، کا۔ یہ علامت اس جگہ جہاں خیال ہوتا ہے کہ پڑھنے والا وصل کرے گا۔ کیونکہ اس پر وقف کرنا چاہیے۔ قِفْ کے معنی ہیں "ٹھہر جا"۔
۱۰	سکتہ	سانس لیے بغیر تھوڑا سا ٹھہرنا۔ یہاں پر تھوڑا ٹھہرنا چاہیے اور سانس نہ توڑنا چاہیے۔
۱۱	وقفہ	یہ ذرا زیادہ سکتہ کی علامت ہے جتنی دیر سانس لینے میں لگتی ہے اس سے کچھ کم دیر ٹھہرے۔ علم قرأت میں سکتہ اور وقفہ دونوں لفظوں کے قریب قریب ایک ہی معنی ہیں لیکن سکتہ وصل سے قریب ہوتا ہے اور وقفہ وقف سے نزدیک۔ اس لیے بغیر سانس لیے ذرا سا ٹھہر جانا چاہیے۔
۱۲	صل	یہ "قد یوصل" کے معنوں میں ہے (یعنی کبھی ملا کر پڑھا جاتا ہے) کبھی پڑھنے والا ٹھہر جاتا ہے۔ کبھی وصل کرتا ہے۔ لیکن یہاں پر وصل بہتر نہیں بلکہ وقف بہتر ہے۔
۱۳	صلے	یہ "الوصل اولیٰ" (ملانا بہتر ہے) کے معنوں میں ہے یعنی ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔
۱۴	ک	یعنی "کذلک"۔ مطلب یہ ہے کہ جو رمز اس سے پہلی آیت میں آچکی ہے وہی یہاں بھی ہے۔
۱۵	مع	یہ معانقہ کی علامت ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ تین جملوں میں سے جن دو کو چاہو ملا لو۔
	∴	معانقہ کی علامت ہے دو آیتوں کے مابین دو مقام پر (∴) دیے جاتے ہیں۔ مراد یہ ہے کہ ایک جگہ ٹھہریں اور دوسری جگہ ملا دیں۔ نہ دونوں جگہ ٹھہریں نہ دونوں جگہ ملائیں۔ مناسب یہ ہے کہ جہاں ٹھہرنا بہت بہتر ہے وہاں وقف کریں اور جہاں نہ ٹھہرنا بہتر ہے وہاں وصل کریں جیسے ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ صلے فِیْہِ ∴ اگر لَا رَیْبَ پر وقف کریں تو فِیْہِ کو ھُدًی سے ملا کر پڑھیں اور اگر فِیْہِ پر وقف کریں تو لَا رَیْبَ کو فِیْہِ سے ملا کر پڑھیں۔ نہ دونوں جگہ وقف کریں نہ دونوں جگہ وصل کریں اس لیے کہ اس میں فساد معنی ہو گا۔
۱۶	سم	مخفف ہے "السماع الوقف" کا۔ یہ رمز سجاوندی نے وضع کی ہے۔ اس کی غرض یہ ہے کہ میں نے اپنے استاد سے اس جگہ وقف سنا ہے۔
۱۷	لاسم	مخفف ہے "السماع عدم الوقف" کا۔ یہ رمز بھی سجاوندی کی وضع کی ہوئی ہے۔ مراد اس سے یہ ہے کہ اس جگہ میں نے اپنے استاد سے عدم وقف سنا ہے۔

نمبر شمار	علامات رموز اوقاف	تشریح مطالب رموز اوقاف
		ان دونوں جگہ وقف کرنا ضروری نہیں ہے اور اگر کریں بھی تو کچھ مضائقہ نہیں اس واسطے کہ یہ وقف یا عدم وقف سماعی ہے نہ کہ قیاسی۔
۱۸	قلی	مخفف ہے وقف اولیٰ کا یعنی ٹھہرنا بہت بہتر ہے۔ یہ رمز معانقہ کے دونوں وقفوں میں سے ایک پر لکھی جاتی ہے، جہاں یہ رمز لکھی ہوئی ہو وہاں بہ نسبت دوسرے وقف کے ٹھہرنا بہت بہتر ہے۔
۱۹	۵ ۵ ۵	یہ تینوں علامتیں وقف تام کی ہیں جس کو عرف عام کہتے ہیں جس جگہ ان تینوں وقفوں میں سے کوئی رمز تنہا لکھی ہو وہاں ٹھہر جانا چاہیے۔ اگر اس پر کوئی اور رمز رموز ماسبق سے ہو تو اس آیت کو اس کا تابع جانیں اور اُس رمز پر عمل کریں۔
فائدہ		علامات رموز مندرجہ ذیل کو وقف یا وصل سے کوئی علاقہ نہیں ہے یہ صرف آیتوں کے شمار کے واسطے لکھی جاتی ہیں۔
۱	ھ	خمسۃ للکوفیین باعتبار حساب جمل۔ اس سے یہ اشارہ ہے کہ آلخ سے اس جگہ تک دس آیتیں نزدیک کوفیوں کے ہوئیں۔
۲	ے	عشرۃ للکوفیین کا مخفف ہے بحساب جمل اس سے یہ مراد ہے کہ آلخ سے یہاں تک دس آیتیں کوفیوں کے نزدیک ہوئیں۔
۳	خب	مخفف خمسۃ للبصریین یعنی آلخ سے یہاں تک ۵ آیتیں بصریوں کے نزدیک۔
۴	غب	مخفف عشرۃ للبصریین۔ (دس آیتیں بصریوں کے نزدیک)۔
۵	تب	عند البصریین یعنی یہ آیت بصریوں کے نزدیک ہے مثلاً اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۃ لا اس رمز سے معلوم ہوا کہ یہ آیت بصری ہے۔
۶	لب	مخفف لیس للبصریین۔ بصریوں کے نزدیک یہ آیت نہیں ہے (آلخ لب) اس سے یہ اشارہ ہے کہ اس جگہ آیت بصریوں کے نزدیک نہیں ہے۔ نزدیک اور قرا کے ہے۔
۷	یت	آیۃ عند الکوفیین یعنی ائمہ ثلاثہ عاصم و حمزہ و کسائی۔
۸	تل	آیۃ عند المدنیین یعنی امام نافع اور اُن کے اتباع۔
۹	شا	آیۃ عند الشامیین یعنی امام ابن عامر اور اتباع اُن کے۔
۱۰	ع	بعض مصاحف میں علامۃ عشر آیہ کوفیین کے سر میں لکھا ہے۔ علامت رکوع کی بھی یہی ہے۔
۱۱	قلک	یعنی امام ابن کثیر اور اتباع ان کے۔
فائدہ		جو رموز کہ مشہور ہیں اور اکثر مصاحف میں پائے جاتے ہیں وہ اسی قدر ہیں جو اوپر مذکور ہوئے ان کے علاوہ اور بھی چند رموز غیر متعارف ہیں جن کو بے فائدہ سمجھ کر متروک القلم کرتا ہوں جو لوگ رموز اوقاف کی جملہ باریکیوں سے واقف ہونا چاہتے ہیں وہ فن قرأت کی مستقل تصانیف کا مطالعہ کریں۔

اب چند وقف باقی رہ گئے جن کے واسطے کوئی امر مقرر نہیں وہ یہ ہیں :-

۱	وقف النبی (صلے اللہ علیہ وسلم)	اس جگہ وقف کرنا باتباع رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم موجب حصول سعادت دارین ہے۔ یہ وقف قرآن مجید میں چودہ جگہ ہے اور بقول بعض ستائیس جگہ۔ پس جس لفظ پر ہندسہ لکھا گیا ہے وہاں بقول اکثر وقف ہے اور جس پر ہندسہ نہیں ہے وہ وقف بقول بعض ہے۔
۲	وقف غفران	اس جگہ وقف کرنا بہت اچھا ہے بلکہ امید بخشش ہے اور بعض رسالوں میں جو لفظ حدیث لکھا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس جگہ ٹھہرے قرآن میں میں اُس کے جنتی ہونے کا ضامن ہوں۔ تو کتب احادیث میں اس حدیث کی کوئی سند نہیں پائی جاتی ہے۔ یہ وقف قرآن پاک میں دس جگہ ہے۔
۳	وقف منزل	اسی کو وقف جبرئیل علیہ السّلام بھی کہتے ہیں۔ اس واسطے کہ حضرت جبرئیل علیہ السّلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں قرآن مجید کو پڑھا اور سلسلۂ وحی منقطع ہوے بغیر ان جگھوں میں وقف کیا ہے۔ اس لیے ان مواقع میں وقف کرنا بہت اچھا ہے اور موجب ثواب عظیم ہے۔ یہ وقف قرآن مجید میں بارہ جگہ ہے۔

تنبیہ جس جگہ دو یا چند رموز اوپر نیچے ہوں وہاں دونوں پر عمل درست ہے خواہ اوپر والی رمز پر عمل کریں یا نیچے والی رمز پر، مگر اکثر قرا کے نزدیک اوپر والی رمز کو ترجیح ہے۔ لہذا اوپر والی رمز پر عمل کرنا چاہیے۔

آیات سجدہ

واضح ہو کہ سجدۂ تلاوت کے ادا کرنے کے لیے بھی مثل نماز کے وضو اور تکبیر ضروری ہے۔ قرآن مجید میں چودہ[۱۴] مقام ایسے ہیں جن کی تلاوت کرتے وقت پڑھنے والے کو سجدہ کرنا ضروری ہوتا ہے سجدۂ تلاوت حضرت امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک واجب ہے اور باقی سب ائمہ کے نزدیک سنت ہے۔ امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک سجدۂ تلاوت کی قضا بھی لازم ہے۔ یہ سجدہ اُس شخص پر واجب ہوتا ہے جو آیت سجدہ تلاوت کرے اور اُس شخص پر بھی جس نے آیت سجدہ سنی ہو خواہ سننے کا ارادہ کیا ہو یا نہیں! امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک دونوں برابر ہیں لیکن دیگر ائمہ کے نزدیک سامع غیر قاصد پر مؤکد نہیں ہے! اور جو مصلی نماز پڑھنے کی حالت میں آیت سجدہ ایسے شخص سے سنے کہ جو نماز نہ پڑھ رہا ہو تو ائمۂ ثلاثہ کے نزدیک اُس پر سجدہ واجب ہو جائے گا۔ مگر امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک بعد نماز کے ادا کرے سجدۂ تلاوت میں وہی تسبیح پڑھے جو نماز میں پڑھی جاتی ہے تشہد وغیرہ ضروری نہیں ہے۔ آیات سجدہ چودہ[۱۴] ہیں۔ سجود تلاوت کے اہتمام میں علماء کو اختلاف ہے! امام اعظم ابوحنیفہ اور صاحبین رح اور امام شافعی رح اور امام احمد رح تینوں نے آیات سجدہ کی تعداد چودہ معین کی ہے۔ مگر امام مالک رح کے نزدیک گیارہ[۱۱] ہیں۔ سورۂ النجم[۱] سورۂ انشقت[۱] اور سورۂ اقرا[۱] کی آیات سجدہ پر اُن کے نزدیک سجدہ ضروری نہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سجدۂ تلاوت میں یہ دعا پڑھتے تھے سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ

جدول ذیل میں تمام آیات سجدہ درج ہیں اور ہر آیت کا ابتدائی اور آخری حصہ علیحدہ خانوں میں لکھا گیا ہے تاکہ معلوم ہو سکے کہ آیت سجدہ کہاں سے شروع ہوتی ہے اور کہاں ختم ہوتی ہے۔ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ نمبر ٦ الف کو آیت سجدہ قرار دیتے ہیں اور امام اعظمؒ و دیگر ائمہ نمبر ٦ کو۔ اس لیے دونوں لکھ دی گئیں۔

نمبر	سجدہ والی سورتوں کے نام	آیت سجدہ کی ابتدا	آیت سجدہ کی انتہا	نمبر	سجدہ والی سورتوں کے نام	آیت سجدہ کی ابتدا	آیت سجدہ کی انتہا
١	آخر سورہ اعراف	اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّکَ	وَلَہٗ یَسْجُدُوْنَ	٨	سورہ نمل	اَلَّا یَسْجُدُوْا لِلّٰہِ الَّذِیْ یُخْرِجُ	رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اور بعض کے نزدیک تعلنون تک
٢	سورہ رعد	وَلِلّٰہِ یَسْجُدُ	بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ				
٣	” نحل	وَلِلّٰہِ یَسْجُدُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ	مَا یُؤْمَرُوْنَ اور بعض کے نزدیک لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ لیکن سنت اور معمول یُؤْمَرُوْنَ پر ہے	٩	” الم سجدہ	اِنَّمَا یُؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا الَّذِیْنَ	وَھُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ
				١٠	” ص	لَقَدْ ظَلَمَکَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِکَ	زُلْفٰی وَحُسْنَ مَاٰبٍ
٤	” اسریٰ	قُلْ اٰمِنُوْا بِہٖ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا	وَیَزِیْدُھُمْ خُشُوْعًا				
٥	” مریم	اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ	سُجَّدًا وَّبُکِیًّا	١١	” حم السجدہ	فَاِنِ اسْتَکْبَرُوْا	وَھُمْ لَا یَسْئَمُوْنَ
				١٢	” والنجم	فَاسْجُدُوْا	لِلّٰہِ وَاعْبُدُوْا
٦	” حج	اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ یَسْجُدُ	اِنَّ اللّٰہَ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ	١٣	” انشقت	وَاِذَا قُرِئَ	لَا یَسْجُدُوْنَ (عند البعض)
٦ الف	” ”	یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ارْکَعُوْا	لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ				
٧	” فرقان	وَاِذَا قِیْلَ لَھُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ	زَادَھُمْ نُفُوْرًا	١٤	” اقرأ	کَلَّا لَا تُطِعْہُ	وَاقْتَرِبْ (موافق عینی و عالمگیری)

مقدار تلاوت اور شاتِ منزلیں

اس سے پہلے بتایا جا چکا ہے کہ ختم قرآن مجید کی کتنی مدت ہونا چاہیے۔ ہر چند ائمہ سلف نے اس معاملہ میں کچھ اختلاف کیا ہے لیکن حق یہ ہے کہ چالیس[1] روز سے زیادہ اور تین روز سے کم میں ختم کرنا مکروہ ہے۔ اکثر صحابہؓ کی یہ عادت تھی کہ ہر شب میں تخمیناً چار پارے پڑھا کرتے تھے اور حضرت امیر المومنین عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ شب جمعہ کو شروع کرتے تھے اور پنجشنبہ کے دن ختم کرتے تھے۔ شاید منازل فمی شوق نے اسی جگہ سے اخذ کیا ہے۔ اور مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر آیہ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ ح

ا مجموعہ خانی میں تفصیل مواقع سجدات میں سجدہ سورہ بنی اسرائیل کو بلفظ یَزِیْدُھُمْ خُشُوْعًا کے اوپر شمار کیا ہے اور مرقات اور مطالع میں بھی لفظ خُشُوْعًا پر سجدہ لکھا ہے اور حفاظ میں مشہور بھی یہی ہے اور احتیاط بھی اسی میں ہے اگرچہ اِنْ کَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا پر بھی سجدہ لکھا ہے ١٢ ۲ طحطاوی میں لفظ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ پر سجدہ لکھا ہے اور علامہ ابن عابدین نے بھی حاشیہ درمختار میں اسی کو اختیار کیا ہے ١٢ ۳ زیلعی کے نزدیک فَاسْتَغْفَرَ رَبَّہٗ وَخَرَّ رَاکِعًا وَّاَنَابَ پر سجدہ ہے لیکن علامہ ابن عابدین نے حاشیہ درمختار میں حُسْنَ مَاٰبٍ پر لکھا ہے اور فرمایا ہے کہ عند حسن آب دلی من قول الزیلعی عند اناب اور اولیت کی وجہ یہ ہے کہ سجدہ بعد فغفرنا لہ ذالک وان لہ عندنا لزلفی وحسن ماٰب کے معشر اوپر شکر مغفرت کے یہی ہے ١٢ ۴ طحطاوی میں اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ کے سجدہ لکھا ہے اور یہی مختار امام شافعیؒ ہے ١٢

وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ کے بیان میں فرمایا ہے کہ مراد سبع سے اسباع قرآن شریف ہیں کہ جس کو ہفت منزل کہتے ہیں اور سات روز میں ختم کرتے ہیں اور منازل فمی شوق کی عجیب تاثیرات بیان کی ہیں اور جمعیت دارین کے لیے منازل فمی شوق پر بآداب تمام عمل کرنا کبریت احمر کا حکم رکھتا ہے۔ بلکہ جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے تلاوت میں اپنی شدت رغبت کا اظہار کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے لیے ایک ہفتہ میں ختم کرنے کا دستور العمل بنایا اور اس کی ترتیب مقرر کی۔ اکثر صحابہؓ کرام اسی پر عمل کرتے تھے اور تہجد میں اسی طرح پڑھتے تھے چنانچہ علماء ملت نے انھیں معتبر روایات کی بنا پر سات منازل کا تعین کیا ہے اور پورے قرآن کو سات منزلوں میں تقسیم کیا ہے۔ نقشۂ ذیل ملاحظہ ہو:-

جدول منازل فمی شوق

منزل اوّل	منزل دوم	منزل سوم	منزل چہارم	منزل پنجم	منزل ششم	منزل ہفتم
سورۂ فاتحہ سے آخر سورۂ نسا تک (روز جمعہ)	سورۂ مائدہ سے آخر سورۂ برأت تک (روز شنبہ)	سورۂ یونس سے آخر سورۂ نحل تک (روز یکشنبہ)	سورۂ بنی اسرائیل سے آخر سورۂ فرقان تک (روز دوشنبہ)	سورۂ شعراء سے آخر سورۂ یٰسین تک (روز سہ شنبہ)	سورۂ والصافات سے آخر سورۂ حجرات تک (روز چہار شنبہ)	سورۂ قاف سے آخر سورۂ والناس تک (روز پنجشنبہ)

فائدہ علمائے کرام اور ائمۂ عظام نے رکوع - ربع - نصف - ثلث وغیرہ جو قرآن شریف میں لکھے ہوتے ہیں تلاوت کرنے والوں کی آسانی کے لیے متعین کیے ہیں تاکہ کم و بیش تلاوت کر سکیں اور حفظ میں آسانی ہو اور اسی طرح کے دوسرے فائدے حاصل ہوں۔ ان کے تعین کی تاریخ پر بحث کرنا باعث طوالت کلام ہے اس لیے صرف اسی قدر پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

بعض آیات اور سورتوں کے جواب

اب ہم یہاں سے ایک بات نہایت ضروری لکھتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ بعض آیات اور سورتوں کی تلاوت کے بعد خاص خاص کلمات اور دعائیں جو احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں اور اقوال صحابہؓ اور علماء عظام سے منقول ہیں ان کا پڑھنا ضروری ہے تلاوت کرنے والوں کو خواہ حافظ ہوں یا ناظرہ خواں زبانی یاد کر لینا چاہیے۔ وہ درج ذیل ہیں

نمبر شمار	سورتوں اور آیتوں کے نام	دعا جو پڑھنا چاہیے	نمبر شمار	سورتوں اور آیتوں کے نام	دعا جو پڑھنا چاہیے
۱	بعد ختم سورۂ فاتحہ	آمین کہنا سنت ہے	۴	بعد ختم سورۂ قیمہ	بلیٰ سُبحانَ رَبِّیَ الاَعلےٰ پڑھیں
۲	؍؍ سورۂ بقرہ	آمین کہنا سنت ہے	۵	؍؍ سورۂ ملک	اللّٰہ تاتینابہ وھو ربُّ العٰلمین پڑھیں
۳	؍؍ سورۂ بنی اسرائیل	اللّٰہ اکبر کہنا چاہیے			

نمبر شمار	سورتوں و آیتوں کے نام	دعا جو پڑھنا چاہیے	نمبر شمار	سورتوں و آیتوں کے نام	دعا جو پڑھنا چاہیے
۶	بعد ختم سورہ مرسلات	اٰمنّا باللّٰہ ربّ العٰلمین پڑھیں	۱۱	سورہ سبح اسم میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی کے بعد	سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنا چاہیے۔
۷	ر سورہ والتین	بلٰی وَاَنَا عَلٰی ذٰلِكَ مِنَ الشّٰاهِدِیْنَ پڑھیں۔	۱۲	سورہ والشمس میں وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا کے بعد	اَللّٰهُمَّ اٰتِ نفسی تَقْوٰهَا مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَكّٰهَا وَاَنْتَ وَلِیُّهَا ومولٰھا پڑھنا چاہیے۔
۸	سورہ آل عمران رکوع دوم میں آیت شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ کے بعد	اَنَا اَشْهَدُ بِهٖ پڑھیں۔			
۹	سورہ نمل میں رکوع ۵ ءَاللّٰهُ خَیْرٌ اَمَّا یُشْرِكُوْنَ کے بعد	بَلِ اللّٰهُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی وَاَجَلُّ وَاَكْرَمُ کہنا چاہیے۔	۱۳	سورہ واقعہ میں اَمْ نَحْنُ الْخَالِقُوْنَ وَاَمْ نَحْنُ الزّٰارِعُوْنَ وَاَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ وَاَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُوْنَ ہر ایک کے بعد	بَلْ اَنْتَ یَا رَبِّ کہنا چاہیے۔
۱۰	"سورہ رحمٰن" ہر آیت فَبِاَیِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰانِ کے بعد	لَا بِشَیْءٍ مِّنْ نِّعْمَتِكَ کہنا چاہیے۔			

فائدہ جب سورہ انعام میں رُسُلُ اللّٰهِ الآیہ پر پہنچے تو اَللّٰهُ کے دونوں لفظوں کے درمیان دعا مانگنا چاہیے اس لیے کہ یہ اجابت کا مقام ہے اور کفار کے جو اقوال جابجا منقول ہوئے ہیں اُن کو پڑھتے وقت آواز دھیمی کر دے۔ سورہ والضحیٰ کے آخر سے ختم قرآن تک تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد یہ تکبیر پڑھنا سنت ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک نماز میں تکبیر نہ کہنا چاہیے اور امام شافعی رح کے نزدیک نماز میں بھی جائز ہے۔ (کذا فی المظہر شرح مشکوٰۃ)۔

ان کے علاوہ بعض سورتوں کے ختم پر کچھ اور بڑی بڑی دعائیں پڑھنا بھی منقول ہے۔ لیکن یہاں ضروری کلمات اور ادعیہ پر اکتفا کیا گیا۔

اوراد و اعمالِ قرآنی

یہ امر مسلمہ ہے کہ قرآن مجید انسانی زندگی کے لیے مکمل لائحۂ عمل ہے اور آخرت کی زندگی کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ اس کے نزول کا مقصد یہی تھا کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی تشریح اور تعلیم اور اس کے نتائج سے انسان کو باخبر کیا جائے۔ قرآن کوئی عملیات اور تعویذ کی کتاب نہیں ہے بلکہ اس لیے آیا ہے کہ اچھی طرح پڑھا جائے اور سمجھا جائے اور اس پر عمل کیا جائے۔ لیکن اس کتاب مقدس کے الفاظ و آیات میں بھی اللہ تعالےٰ نے تاثیر رکھی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کرام نیز بزرگان دین مصائب و آلام، دُکھ درد کے دفعیہ کے لیے آیات قرآنی کی تلاوت کرتے تھے اور اللہ تعالےٰ کے کلام کے اثر سے مقصد کامیابی حاصل ہوتی تھی

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے الفاتحۃ شفاء لکل داءٍ سورۂ فاتحہ ہر مرض کے لیے شفا ہے۔ جب آپ کسی کو مصیبت میں دیکھتے تو اس کو سورۂ فاتحہ پڑھنے کی ہدایت فرماتے۔ صحابہؓ کرام اگر کسی مرض کی تکلیف یا کسی مصیبت کا حال بیان کرتے تو آنحضرتؐ قرآن پاک ہی کی کوئی نہ کوئی آیت اور سورت کو پڑھنے کی تلقین فرماتے تھے۔ خود صحابہؓ کرام کا بھی یہی معمول تھا۔ بے شمار واقعات اور اقوال و اعمال کا تذکرہ حدیث و سیر کی کتابوں میں موجود ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کے دور سے لے کر اس وقت تک ہر زمانے میں علما اور مشائخ نے مصائب کے دفعیہ اور امراض سے شفا کے لیے قرآن پاک کی آیات اور سورتوں کو استعمال کرنے کا سلسلہ جاری رکھا اور اس کو جائز سمجھا اس کے ساتھ ہی ہر دور کے بعض علماء نے قرآنی عملیات کی مخالفت بھی کی اُن کا نظریہ تھا کہ ایسا نہ ہو کہ عوام اس کو صرف عملیات و تعویذات کی کتاب سمجھ کر اس کے احکامات سمجھنے اور اُس پر عمل کرنے سے غافل ہو جائیں اور قرآن پاک کا مقصد فوت ہو جائے یہی وجہ ہے کہ عملی طور سے وہ خود بھی اس پر عمل پیرا رہے۔

میں قرآن پاک کی چند سورتوں کے خواص اور اوراد و وظائف کے متعلق ضروری باتیں جن کا علماء و مشائخ نے درج رکھا ہے نقل کرتا ہوں تاکہ جو لوگ اس سے معلومات حاصل کرنا اور فائدہ اُٹھانا چاہیں اُن کا مقصد پورا ہو۔

بعض آیات اور سورتوں کے خواص

جو شخص بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اُس کے اعداد کے موافق سات سو چھیاسی مرتبہ ہر روز سات دن تک پڑھے اور شرف آفتاب میں اس کے دونوں نقش باطہارت لکھے تو جو مشکل ہوگی آسان ہو جائے گی۔ اور اگر پھر درود شریف کے بعد ہر روز ایک سو تیس بار پڑھا کرے تو مستجاب الدعوات ہوگا یعنی اُس کی ہر دعا مقبول ہوگی اور کوئی شخص اس پر غالب نہ ہوگا اور ہر روز کشائش رزق زیادہ ہوگی اور ان مربع نقوش کو باطہارت اپنے پاس ہمیشہ رکھے اور اکثر خوشبو سے معطر رکھے عجیب تاثیر ظاہر ہوگی۔ کسی شاعر نے خوب کہا ہے فرد۔ خوش بگو اے یار بسم اللہ ہر چہ میخواہی ز بسم اللہ جو۔ دونوں نقش یہ ہیں۔

نقش مظہر پشت مضمر پہ لکھے

۱۹۸	۱۹۱	۲۰۱	۱۶۹
۱۹۳	۲۰۶	۱۹۰	۱۹۹
۱۹۲	۱۹۷	۱۹۵	۲۰۲
۲۰۳	۱۹۶	۲۰۰	۱۸۹

نقش مضمر

الرحیم	الرحمن	اللہ	بسم
بسم	اللہ	الرحمن	الرحیم
الرحمن	الرحیم	بسم	اللہ
اللہ	بسم	الرحیم	الرحمن

جس کا شوہر ناراض ہو تو اس آیت کو شیرینی پر پڑھ کر کھلائے انشاء اللہ تعالے مہربان ہو جائے گا مگر واضح رہے کہ ناجائز محل پر اس کا اثر ہرگز نہ ہوگا۔ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اَنْدَادًا یُّحِبُّوْنَھُمْ کَحُبِّ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ وَلَوْ یَرَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ یَرَوْنَ الْعَذَابَ اَنَّ الْقُوَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیْعًا وَّاَنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعَذَابِ ہ۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھ کر گم ہوئی چیز تلاش کی جائے تو انشاء اللہ تعالے ضرور مل جائے ورنہ غیب سے کوئی چیز اُس سے عمدہ ملے گی۔

اٰیَۃُ الْکُرْسِیِّ کو جو شخص ہر نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھے اُس کے پاس شیطان نہ آئے گا کیونکہ اُس نے اقرار

کیا ہے کہ جو شخص آیۃ الکرسی پڑھتا ہے میں اُس کے پاس نہیں جاتا۔ اس کا نقش دافع بلا ہے اور کشایش رزق میں مجرب ہے۔

جو شخص اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ سے عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ یعنی آخر سورۂ بقرہ تک پڑھ کر رات کو سو رہے تو چور اور ہر بلا سے محفوظ رہے گا۔

۷۸۶
وہ یہ ہے

۲۶۴۲	۲۵۹۲	۳۱۶	۲۱۶۵	۳۴۵۹
۶۴۸	۲۸۵۸	۴۱۳۰	۴۵۳۱	۱۹۴۴
۵۴۵۵	۲۵۲۴	جلّہ بلاء فلاں	۲۲۶۷	۳۳۶۶
۱۵۱۲	۵۲۱۰	۴۹۸۶	۲۲۹۶	۱۵۸۵
۸۶۴	۴۳۲	۴۷۵۲	۲۶۹۸	۴۳۶۵

جو شخص قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِكَ الْخَیْرُ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ صبح و شام سات بار پڑھ لیا کرے تو انشاء اللہ اس کا قرض ادا ہو جائے گا۔

جس کو اولاد سے مایوسی ہو گئی ہو اس آیت کو پڑھا کرے خداوند کریم اس کی برکت سے فرزند صالح عطا فرمائیگا رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً اِنَّكَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ۔

اگر سواری کا جانور شرارت کرے اور چڑھنے نہ دے تو اس آیت کو تین مرتبہ پڑھ کر اُس کے کان میں پھونک دے انشاء اللہ سیدھا ہو جائے گا۔ آیت یہ ہے اَفَغَیْرَ دِیْنِ اللّٰهِ یَبْغُوْنَ وَلَهٗۤ اَسْلَمَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّ اِلَیْهِ یُرْجَعُوْنَ۔

جس شخص کو گرمی سے بخار آتا ہو اس آیت کو پڑھ کر اس پر دم کرے یا چینی کی تشتری پر لکھ کر پلاوے انشاء اللہ تعالےٰ شفا ہو گی اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ۔

اور اگر اس آیت کو لکھ کر تعویذ بنا کر اُس کے گلے میں ڈالدے تو گرمی کا بخار جاتا رہے گا۔ قُلْنَا یٰنَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰۤی اِبْرٰهِیْمَ۔

وَ بِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَ بِالْحَقِّ نَزَلَ ۔ وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ہر مرض اور ہر درد کے واسطے مقام مرض پر ہاتھ رکھ کر ان آیتوں کو پڑھ کر تین مرتبہ دم کر دے تو انشاء اللہ تعالےٰ بہت جلد صحت ہو گی۔

اگر راستہ میں کوئی شیر یا کُتا حملہ کرے اور شور مچائے تو فوراً اس آیت کو پڑھے چپ ہو جائے گا۔ وَ كَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَیْهِ۔

جو شخص پوری سورۂ کہف ہر جمعہ کو ایک بار پڑھے تو دوسرے جمعہ تک اس کا دل نور سے منور ہوگا اور جو شروع کی دس آیتیں روزمرہ پڑھے وہ دجال کے شر سے محفوظ رہے گا۔ اور جو شخص بعد نماز جمعہ سات بار پڑھے اور خدا سے دعا کرے اُس کا قرض ادا ہو جائے گا شب جمعہ کو اس کی تلاوت مرض طاعون، برص، جذام سے حفاظت کرتی ہے۔ اس کا نقش دافع بلیات ہے۔

۱۲۶۳۷۱	۱۲۶۲۸۵	۱۲۶۳۸۳	۱۲۶۳۷۶
۱۲۶۳۸۴	۱۲۶۳۷۸	۱۲۶۳۷۰	۱۲۶۳۸۹
۱۲۶۳۷۷	۱۲۶۳۸۰	۱۲۶۳۳۷	۱۲۶۳۷۳
۱۲۶۳۸۶	۱۲۶۳۷۴	۱۲۶۳۷۶	۱۲۶۳۸۱

لَآ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۔ اس میں اسم اعظم مخفی ہے جس مصیبت و بلا میں پڑھے انشاء اللہ تعالےٰ فائدہ عظیم ہوگا۔

جس کے دل میں شیطانی وسوسے بہت پیدا ہوتے ہوں وہ اس آیت کو کثرت سے پڑھا کرے انشاء اللہ تعالے ان وسوسوں سے محفوظ رہے ۔ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ۔

جس شخص پر آسیب ہو ان آیتوں کو تین بار پڑھ کر منہ پر چھینٹا دے یا کان میں دم کر دے فوراً دور ہو جائے گا۔ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۔

سورۂ یٰس ۔ جو شخص ہر صبح کو اس سورہ کو ایک بار پڑھے تو تمام دن اس کا خیر و فلاح سے گذرے اس کے بہت سے فضائل ہیں ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ یٰسین کو قرآن شریف کا دل فرمایا ہے اگر بانجھ عورت چینی کے برتن پر اس کو لکھ کر عرق گلاب سے دھو کر پیتی رہے تو اس کے اولاد ہوگی ۔ جادو اور آسیب والے پر پڑھ کر دم کریں تو دفع ہو ۔ جانکنی کی تکلیف سے نجات دیتی ہے ۔ اس کا نقش گلے میں پہننے سے ہر طرح کی حفاظت ہے ۔

۴۴۲	۴۵۲	۴۴۰	۴۵۱	۴۴۶	۴۴۹
۴۴۳	۴۴۸	۴۴۵	۴۴۴	۴۲۵	۴۴۷
۴۴۰	۴۳۰	۴۴۳	۴۴۱	۴۳۱	۴۳۷
۴۳۱	۴۳۵	۴۳۹	۴۴۸	۴۲۳	۴۲۶
۴۴۲	۴۴۶	۴۴۶	۴۲۹	۴۲۳	۴۲۷
۴۵۳	۴۲۳	۴۵۵	۴۳۹	۴۳۱	۴۴۸

جس کی اولاد نافرمان ہو وہ اس آیت کو رَبِّ اَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ہر نماز کے بعد پڑھا کرے انشاء اللہ تعالیٰ صالح ہو جائے گی پڑھتے وقت ذُرِّيَّتِيْ کے لفظ پر اپنی اولاد کا خیال رکھے ۔

فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ

اس آیت کو ہر نماز کے بعد تین مرتبہ پڑھ کر انگلی پر دم کر کے آنکھوں پر لگائے تو بصارت میں کمی نہ ہوگی بلکہ جس قدر نقصان ہو گیا ہوگا وہ بھی جاتا رہے گا ۔

اور جو شخص پوری سورۂ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ وضو کے بعد آسمان کی طرف نظر کر کے ایک مرتبہ پڑھ لیا کرے تو انشاء اللہ تعالے اس کی بصارت میں کبھی کمی نہ ہوگی ۔

جس کو اولاد سے مایوسی ہو وہ دو انڈے ابال کر چھلکا نکال کر ایک پر وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ اور دوسرے پر وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ لکھے پہلا انڈا مرد اور دوسرا انڈا عورت کھائے اسی طرح چالیس روز تک یہ ترکیب کرے اور اس درمیان میں قربت بھی کرتا جائے انشاء اللہ استقرار حمل ہوگا ۔

حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص پوری سورۂ واقعہ رات کو ایک مرتبہ پڑھ لیا کرے وہ کبھی بھوکا نہ رہے گا ۔

جس کو درد سر ہو اس پر تین دفعہ لَا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ پڑھ کر دم کرے انشاء اللہ جاتا رہے گا ۔

جو شخص پوری سورۂ ملک کو ہمیشہ پڑھے گا وہ عذاب قبر سے محفوظ رہے گا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن میں ایک سورہ ہے جس میں تیس آیتیں ہیں اس نے ایک شخص کی شفاعت کی اور وہ بخشا گیا اس سورہ کو پڑھنے والا بخشش کا مستحق ہو جاتا ہے جو اس کو اکتالیس بار تلاوت کرے گا اس کی تمام مشکلات حل ہو جائیں گی ۔ اس کا نقش پاس رکھنے سے مطلب پورا ہوگا ۔

۳۳۱۹۹	۳۳۱۹۴	۳۳۲۱۰
۳۳۲۰۰	۳۳۱۹۸	۳۳۱۹۶
۳۳۱۹۵	۳۳۰۲۶	۳۳۱۹۷

اگر پوری سورۂ نوح سوتے وقت پڑھ لی جائے تو احتلام سے محفوظ رہے گا۔ اور اگر کسی دشمن سے جھگڑا ہو جائے اور اس کا دفع کرنا مشکل ہو تو ایک ہزار بار اس سورہ کو پڑھے یا بہت سے لوگ جن کی تعداد طاق ہو مل کر پڑھیں تو دشمن ہلاک ہو کر کامیابی حاصل ہوگی۔

جس پر آسیب آتا ہو اس پر ایک مرتبہ سورۂ جن پڑھ کر دم کر دے یا لکھ کر بازو پر باندھ دے تو جاتا رہے گا۔

سورۂ مُزَّمِّل کشائش رزق کے لیے بہت ہی مفید ہے اس کی ترکیب یہ ہے کہ ایک چلہ تک ہر روز وقت معین پر گیارہ مرتبہ اول و آخر درود شریف پڑھ لے۔ جو اس پر عمل کرے گا اللہ تعالیٰ غیب سے اس کی ہر طرح امداد فرمائے گا۔

جو شخص کسی عمل کے وقت پوری سورۂ عَبَسَ وَتَوَلّٰی پڑھ لے تو انشاء اللہ تعالیٰ وہ اس عمل کی رجعت سے محفوظ رہے گا۔

ولادت کی آسانی کے لیے اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ لکھ کر بائیں ران میں باندھ دے تو بہت آسانی سے ولادت ہوگی۔ مگر بعد ولادت فوراً کھول دینا چاہیے۔ اور اسی عورت کے سر کے بال کی دھونی مقام مخصوص پر دینا مفید ولادت ہے۔ اور ان ہی آیتوں کو پڑھ کر قند سیاہ یعنی گڑ پر دم کر کے کھلا دینا بھی تسہیل ولادت کے لیے مفید و مجرب ہے۔

سورۂ فاتحہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ جمعہ کے روز جب امام سلام پھیرے اس وقت الحمد شریف اور قل ھو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سات سات مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے دین اور دنیا اور اہل و عیال اور اولاد کو ہر بلا سے محفوظ رکھے اس کا نقش تمام امراض کے لیے گلے میں ڈالنا یا پلانا بہت مفید ہے اور تجارت کی ترقی کے لیے مکان یا دکان میں چپکا دے نہایت مفید ہے۔ درد دکھ کے ہر موقع پر اس کا ورد آرام و اطمینان کا باعث ہوتا ہے۔ نقش یہ ہے ....

۲۵۶۱	۲۵۶۵	۲۵۶۸	۲۵۵۴
۲۵۶۷	۲۵۵۵	۲۵۶۰	۲۵۶۶
۲۵۵۶	۲۵۷۰	۲۵۶۳	۲۵۵۹
۲۵۶۴	۲۵۵۸	۲۵۵۷	۲۵۶۸

آیات حرس۔ یہ آیتیں حفاظت درندہ اور چور اور دفع آسیب اور عافیت جان و مال کے لیے اور شفاء جذام و جمیع امراض کے لیے اکسیر اعظم ہیں۔ آیات حرس ان کا لقب ہے وہ یہ ہیں۔ شروع سورۂ بقرہ سے مُفْلِحُوْنَ تک۔ آیۃ الکرسی خٰلِدُوْنَ تک اور لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ سے آخر سورۂ بقرہ تک تین آیتیں سورۂ اعراف کی یعنی اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ سے مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ تک آخری آیتیں سورۂ بنی اسرائیل کی یعنی قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ سے آخر سورہ تک۔ شروع سورۂ صافات سے لَازِبٍ تک۔ دو آیتیں سورۂ رحمٰن کی یعنی يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ سے فَلَا تَنْتَصِرَانِ تک۔ آخر آیتیں سورۂ حشر کی یعنی لَوْ اَنْزَلْنَا سے ختم سورہ تک۔ شروع سورۂ جن سے شَطَطًا تک۔

جس کو شرعاً ایذا پہنچانا جائز ہو اس کے بدن کا ایک کپڑا لے کر اس پر اس کا اور اس کی ماں کا نام سات مرتبہ لکھا جائے اور اس کے گرد ایک دائرہ کھینچ دیا جائے اور اس میں یہ آیتیں لکھ دی جائیں اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

اشتروا الضللۃ سے اذا اظلم علیھم قاموا تک اور اس پر ایک دائرہ کھینچ دیا جائے۔ اسی طرح تین دائرے بنائے جائیں پھر اس کپڑے کو لپیٹ کر مٹی کے کسی کورے برتن میں رکھ کر ہفتہ کے روز اس کے گھر میں دفن کرایا جائے جہاں کسی کا پاؤں نہ آئے۔

اگر کوئی ظالم دشمن ہو اور اس کو ویران کرنا منظور ہو تو بعد استغفار شرعی ہفتہ کے دن ایک ٹھیکری کچی تیار کروا دکسی پرانے قبرستان کی تھوڑی سی مٹی ہفتہ کے دن لو اور تھوڑی مٹی کسی ویران گھر کی اور تھوڑی مٹی کسی خالی گھر کی لو جس کے رہنے والے مر گئے ہوں اور ان آیتوں کو یٰایھا الذین امنوا لا تبطلوا صدقتکم سے کفرین تک اس ٹھیکری پر لکھو اور خوب باریک پیس کر دوسری مٹیوں میں ملاؤ پھر ان سب کو ملا کر اس کے گھر میں ہفتہ کے دن پہلی ساعت میں بکھیر دو۔

اگر ظالموں کی خانہ ویرانی اور ان کی جماعت کی پراگندگی مقصود ہو تو ان آیتوں کو فلما نسوا ما ذکروا سے رب العلمین تک کسی مذبوح جانور کی پرانی ہڈی پر لکھ کر پھر اس کو باریک کوٹ کر اس کے گھر میں ڈال دے آیۃ فاصابھا اعصار فیہ نار فاحترقت وادیر لکھ دینے سے رفع ہو جاتا ہے۔

سورۂ آل عمران کی آیۃ الٓمٓ اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم سے الفرقان تک مشک و گلاب و زعفران سے لکھ کر ایک نرکل میں جو طلوع آفتاب سے پہلے کاٹا گیا ہو رکھ کر اس کے منہ پر موم لگا کر لڑکے کے گلے میں لٹکا دیا جائے تو آسیب اور ام الصبیان و نظر بد اور جمیع حوادثات سے محفوظ رہے! اور اس سورۃ کا ورد کرنے سے قرض سے سبکدوشی اور رزق میں کشائش ہوتی ہے۔ سات بار پڑھنا چاہیے۔ اس کا نقش یہ ہے۔ ....

٦١٦٥٣	٦١٦٤٨	٦١٦٥٥
٦١٦٥٤	٦١٦٥٢	٦١٦٥٠
٦١١١٤	٦١٦٥٦	٦١٦٥١

ھو الذی انزل علیک الکتاب سے لا یخلف المیعاد تک۔ یہ آیت قوت حافظہ اور تیزی ذہن کے لیے مفید ہے۔ جمعہ کے روز سبز کاغذ پر زعفران و گلاب سے لکھ کر آب نہر جاری سے دھو کر نہار منہ سات جمعہ تک آفتاب نکلنے سے پہلے پیے اور اس روز کوئی شبہہ کی چیز اور کسی قسم کا گوشت نہ کھائے مراد حاصل ہوگی۔

جو شخص کثرت سے ان آیتوں کو قل اللھم مالک الملک سے بغیر حساب تک فرض نمازوں کے بعد اور نوافل کے بعد اور سوتے وقت پڑھا کرے اس کو روزی اور وسعت نصیب ہو اور اس کے مال میں ترقی ہو۔ اور تنگدستی دور ہو۔

اذ قالت امرأت عمران ربّ انی نذرت لک سے بغیر حساب تک۔ یہ آیت حفاظت حمل اور بچوں کو آفات و تعزات اور عیوب اور نظر بد سے محفوظ رکھنے کے لیے ہے۔ ان آیتوں کو گلاب اور زعفران سے ہرن کی جھلی پر لکھ کر حاملہ عورت کی داہنی کوکھ میں باندھ دیں وضع حمل تک بندھا رہے انشاء اللہ تعالےٰ تمام آفات سے مامون رہے گی۔ اگر مشک و گلاب سے لکھ کر تانبے یا لوہے کی نلکی میں رکھ کر بچے کے گلے میں لٹکا دیا جائے تو رونے اور ڈرنے اور بدخوابی سے حفاظت رہے اور ماں کے تھوڑے دودھ سے آسودہ ہو جائے اور اگر دودھ کم ہو تو بڑھ جائے اور بچے کی نشوونما خوب ہو۔

اگر دریا میں جوش و طغیان ہو یہ آئیں لکھ کر دریا میں ڈالنے سے طوفان کو سکون ہو جاتا ہے قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ سے تُشْرِكُوْنَ تک ۔ (پارہ ۷ ، رکوع ۱۴)

اگر اس آیت کو کثرت سے پڑھا جائے تو ہوائے تند کو سکون ہوتا ہے اور وہ شخص ظالموں کی نگاہ سے پوشیدہ رہتا ہے لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۔ (پارہ ۷ ، ع ۱۹)

آیۂ اَوَ مَنْ كَانَ مَيْتًا سے يَعْلَمُوْنَ تک (پارہ ۸ ع ۱) حروف تہجی میں سے سات حرف جو سورۂ فاتحہ میں جمع ہیں وہ اس آیت میں جمع ہیں ا، ث، ج، خ، ز، ش، ف، ظ۔ اہل فن کا قول ہے کہ خ کے لیے اتوار کا روز مخصوص ہے اور یہ آیہ۔ اور ش کے لیے پیر کا روز اور اسم شاکر۔ اور ز کے لیے منگل اور اسم زکی۔ اور ظ کے لیے بدھ اور اسم ظاہر۔ اور ث کے لیے جمعرات اور اسم ثابت اور ج کے لیے جمعہ اور اسم جبار اور ف کے لیے ہفتہ اور اسم فاتح۔

اگر کوئی سرِ عجیب معلوم کرنا ہو تو اول سات روزے رکھے اور ان میں قرات قرآن و دعا میں مشغول رہے اور ثلث اخیر میں آب سرد سے غسل کرکے ذکر میں مشغول رہے صبح کی نماز کے بعد سورۂ یٰسین اور طٰہٰ اور تبارک الذی اور درود شریف پڑھ کر وہ آیت یا اسم جو ہر روز کے لیے مخصوص ہے سات مرتبہ پڑھے راز معلوم ہو جائے گا۔

وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ؔ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ۔ (پارہ ۸ ع ۲) اس آیت میں جو لفظ اللہ دو بار متصل آیا ہے ان کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے

سورۃ الاعراف ۔ آیہ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ سے رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ تک سوتے وقت پڑھنے سے شیاطین کی شرارت اور فالج اور لقوہ سے محفوظ رہتا ہے اور پوری سورہ کو پڑھنے والا سفر کی دشواریوں سے محفوظ رہتا ہے۔ اس کا نقش پاس رکھنے سے تمام آفات سے حفاظت رہتی ہے اور امن و امان نصیب ہوتا ہے کسی ظالم و جابر کا خوف غالب نہیں رہتا۔ کسی زبردست جابر و ظالم کے سامنے جانا ہو تو تین بار پڑھے وہ مہربان ہو جائے گا۔ اور اگر مُحْسِنِيْنَ تک پڑھ کر دعا کرے کہ نیند نہ آئے تو جاتی رہے گی۔ اور اگر یہ آئیں مع آیات آخر سورہ برات لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ آخر تک دکان یا مکان یا اسباب و مال پر پڑھ دی جائیں تو ہر طرح کی حفاظت رہے۔ اور اگر مُحْسِنِيْنَ تک گلاب و زعفران و مشک سے لکھ کر باندھ دے تو لوگوں کے کید اور نظر بد اور درد فواد اور دشمن اور مار و کژدم سے محفوظ ہے

۶۳۳۹۷	۶۳۴۰۱	۶۳۴۰۴	۶۳۳۹۰
۶۳۴۰۳	۶۳۳۹۱	۶۳۳۹۶	۶۳۴۰۲
۶۳۳۹۲	۶۳۴۰۶	۶۳۳۹۹	۶۳۳۹۵
۶۳۴۰۰	۶۳۳۹۴	۶۳۳۹۳	۶۳۴۰۵

آیۂ وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ جمعہ کے دن جب سب نماز سے فارغ ہو جائیں لکھ کر دکان یا مکان میں رکھنے سے رزق بڑھتا ہے۔

وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ سے بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ تک (پارہ ۸ ع ۱۲) نو تراشیدہ قلم سے مٹھائی پر لکھ کر جن لوگوں میں بغض و عداوت و نا اتفاقی ہو ان کے کھلانے سے الفت و محبت و اتفاق پیدا ہو جائے اسی طرح انجیر یا بیر پر لکھ کر کھلانے سے بھی اثر ہوتا ہے۔ اور مٹی کے کورے برتن پر جب وہ آوہ سے تازہ نکلا ہو کنوئیں کے پانی سے دھو کر پینے سے وجع قلب سے شفا ہوتی ہے۔

لڑکیوں کے پیغام بکثرت آنے کے لیے سورۃ الاحزاب (پارۂ اتل ما اوحی) کو ہرن کی جھلی یا کاغذ پر لکھ کر ایک ڈبہ میں بند کر کے گھر میں رکھ دے۔

اگر میاں بیوی میں محبت کم ہو اور جھگڑا رہتا ہو تو دونوں میں سے کوئی سورۂ جمعہ کو جمعہ کے دن تین بار پڑھ کر دعا مانگے تو نزاع رفع ہو کر محبت بڑھے گی۔

اگر کسی شخص کو چغلخوری سے پریشانی لاحق ہو تو سورۂ منافقون کو ایک سو ساٹھ ۱۶۰ مرتبہ پڑھے اس کی پریشانی رفع ہوگی اور دشمن ذلیل ہوگا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو سورۂ تغابن ہر روز ایک بار پڑھے گا وہ مرگ مفاجات سے محفوظ رہے گا۔ جو تین بار پڑھے گا اُس کے مال میں برکت ہوگی۔

جس بچہ کا دودھ چھڑانا منظور ہو اور سورۃ البروج لکھ کر اُس کے باندھ دے تو باسانی دودھ چھوڑ دے۔

سورۃ الغاشیہ کھانے پر دم کر دے تو اُس کے ضرر سے محفوظ رہے۔ اور درد پر پڑھنے سے سکون ہوتا ہے۔

سورۃ الفجر وسط شب میں پڑھ کر جماع کرنے سے نیک بخت اولاد پیدا ہوتی ہے۔

سورۃ البلد ولادت کے وقت بچہ کے باندھ دینے سے سب موذی جانور اور بخشش سے محفوظ رہتا ہے۔

سورۃ الشمس مرگی والے اور بیہوشی والے کے کان میں پڑھنا مفید ہے۔ یا کوئی شخص بھاگ گیا ہو تو اس کو سات مرتبہ پڑھنے سے واپس آجائے گا۔

سورۃ الانشراح سینہ پر دم کرنے سے تنگی اور درد کو نیز قلب کو سکون ہوتا ہے اور اس کا پینا پتھری کو ریزہ ریزہ کر کے نکال دیتا ہے اور درد مثانہ کو نفع دیتا ہے اور جو شخص نماز پنجگانہ کے بعد اس سورۃ کی تلاوت کی مداومت و مواظبت کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کی مشکل آسان کر دے گا اور ایسی جگہ سے اس کو رزق دے گا جہاں سے اُس کا گمان بھی نہ ہو۔ اور قضائے حاجات کے لیے کہ جب کوئی امر دنیا و آخرت سے تنگ ہو تو اُس کو چاہیے کہ وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کرے اور ان دونوں رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد جو سورہ آسان سمجھے وہ پڑھے۔ اس کے بعد قبلہ رو ہو کر خدا کی طرف متوجہ ہو کر اس سورۃ کو ایک سو باون ۱۵۲ اس کے عدد حروف کے موافق تلاوت کر کے اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت طلب کرے تو بیشک اس کی حاجت پوری ہوگی۔

سورۂ والتین غلّہ کی کوٹھی میں پڑھ کر دم کرنے سے برکت اور ضرر رساں جانوروں سے حفاظت رہتی ہے

سورۃ القدر جس سے محبت ہو اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر پڑھے تو کوئی امر ناگوار اس سے سرزد نہ ہو۔

اگر بچ بنے کی ہمت و عزم کیا جائے تو اس سورۃ کا بکثرت پڑھنا موجب اعانت اور سہولت ہے۔ اور جو شخص جمعہ کے دن ہزار بار اس سورۃ کو پڑھے وہ اُس وقت تک نہ مرے گا جب تک کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت نہ کرے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی میت کے دفن کے وقت قبر کی مٹی ہاتھ میں لے کر اس پر سات مرتبہ سورۂ اِنَّآ اَنزَلنٰهُ پڑھے اور اس کو میت کے ساتھ اس کے کفن میں خواہ قبر میں رکھ دے تو میت عذاب قبر سے امن پائے گی۔

سُورۃ العلق سفر میں ساتھ رکھنے سے گھر آنے تک ہر قسم کی آفت بری و بحری سے حفاظت رہتی ہے۔
سُورۃ الفیل مقابلہ دشمن کے وقت پڑھنے سے اس پر بفضل تعالٰے غلبہ حاصل ہو۔ اور جو شخص فجر کی دو رکعت میں ان دونوں سورتوں کو اس طور پر پڑھے کہ پہلی رکعت میں اَلَم نَشرَح اور دوسری رکعت میں اَلَم تَرَ کَیفَ تو اللہ تعالٰے اُس کو دشمن کی دسترس سے باز رکھے گا۔ اور دشمن کو اُس کی طرف کوئی چارہ نہ ہوگا۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ یہ عمل بہت صحیح اور مجرب ہے۔
سُورۃ البیّنۃ لکھ کر باندھنا اور پینا یرقان اور ورم کو نافع ہے۔
سُورۃ العادیات لکھ کر پاس رکھنا آسانی معاش اور امن وخوف کے لیے نافع ہے۔
سُورۃ القارعۃ کو بکثرت پڑھنا روزی کو بڑھاتا ہے۔
سُورۃ التکاثر بعد نماز عصر پڑھ کر درد شقیقہ پر دم کرنا نافع ہے۔
سُورۃ العصر مال وغیرہ دفن کرنے کے وقت اُس کو پڑھنے سے وہ ہر آفت سے محفوظ رہے گا۔
سُورۃ الھمزۃ جس پر نظر بد لگ گئی ہو اس پر دم کیا جائے۔
سُورۃ لایلاف کھانے پر دم کر کے کھانے سے ہر قسم کے ضرر تخمہ وغیرہ سے محفوظ رہے اور درد گردہ کو بھی نافع ہے۔
سُورۃ الماعون استعمالی چیزوں پر پڑھ کر دم کیا جائے تو وہ محفوظ رہے۔
سُورۃ الکوثر شب جمعہ میں ایک ہزار مرتبہ اس کو پڑھے اور ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھے تو خواب میں حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے محظوظ ہو۔ اور جو شخص اس سورۃ کو لکھ کر اپنے گلے میں پہنے تو یہ اُس کے لیے دشمنوں سے حرز وحفظ ہوگا اور اُن پر فیروزمند ہوگا۔ اور جب تک یہ تعویذ اُس کے پاس رہے گا کوئی امر مکروہ اور ناگوار اُس کو نہ پہونچے گا۔ اور تپ کے لیے بھی مفید ہے۔ اس کے لکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک ایک آیت تین ورق پر لکھیں۔ پہلے ورق پر بسم اللہ کے حروف علیحدہ علیحدہ لکھیں اس کے بعد اِنَّا اَعطَینٰکَ الکَوثَر تک لکھیں پھر دوسرے پرچہ پر بسم اللہ کے اُسی طرح حرف جدا جدا لکھے اس کے بعد فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانحَر تک لکھے۔ پھر تیسرے پرچہ پر اُسی طرح بسم اللہ کے حروف الگ الگ لکھے اس کے بعد اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَالاَبتَر لکھے۔ جس وقت مریض کو تپ شروع ہو تو پہلے پرچہ کا فتیلہ بنا کر مریض کو اس کی دھونی دے۔ اگر ایک ہی پرچہ سے تپ دفع ہو جائے تو اسی پر اکتفا کرے ورنہ دوسرے پرچہ کی دھونی دے اگر مرض زائل ہو جائے تو بس یہی کافی ہے ورنہ تیسرے پرچہ کی بھی دھونی دے انشاء اللہ العزیز دور ہو جائے گا۔
سورۃ الکافرون صبح وشام پڑھنے سے شرک اور شک اور فساد اعتقاد سے محفوظ رہے۔ اور جو شخص روز یکشنبہ کو طلوع آفتاب کے وقت دس مرتبہ تلاوت کرے اور اللہ تعالٰے سے اپنی حاجت طلب کرے تو اس کا مطلب پورا ہو جائے گا۔
سُورۃ ابی لہب اگر درد کی جگہ لکھ کر باندھا جائے تو درد گھٹ جائے اور انجام بعافیت ہو۔

سورۂ اخلاص مثل خاصیت سورۂ کافرون کے ہے۔ اس کا ورد رکھنے والا کامیاب رہے گا۔ بیمار کو لکھ کر پلائیں تو شفا ہوگی۔ اس کا نقش بچے کے گلے میں باندھیں تو ہر بلا سے محفوظ رہے گا۔

۳۳۵	۳۳۰	۳۳۳
۳۳۶	۳۳۴	۳۳۲
۳۳۱	۳۳۸	۳۳۵

معوذتین یعنی سورۃ الفلق وسورۃ الناس ہر قسم کے درد بیماری وسحر ونظر بد وغیرہ کے لیے پڑھنا اور دم کرنا اور لکھ کر باندھنا مفید ہے۔ اور سوتے وقت پڑھنے سے ہر قسم کی آفت سے محفوظ رہے اور اگر اس کو لکھ کر بچوں کے باندھ دے تو ام الصبیان وغیرہ سے حفاظت رہے اور اگر حاکم کے روبرو جانے کے وقت پڑھے تو اس کے شر سے محفوظ رہے۔ ان دونوں سورتوں کے نزول کا سبب یہ ہوا کہ جب لبید یہودی کی لڑکیوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر سحر کیا اور اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو حال سحر اور اس کی جگہ سے اطلاع دی تو اس مقام میں ایک وتر یعنی روده کمان کا پایا جس میں گیارہ گرہیں لگی تھیں چنانچہ وہ نکال کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ ان دونوں سورتوں سے تعوذ کریں یعنی آخر تک پڑھ جب ایک آیت پڑھی جاتی تھی تو ایک گرہ کھل جاتی تھی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سکون ہوتا جاتا تھا یہاں تک کہ وہ سب گرہیں کھل گئیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کھڑے ہوئے۔ جب یہ دونوں سورتیں نازل ہوئیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیگر تعوذات کو ترک کر کے انھیں کو اختیار کیا۔ (رواہ الترمذی وقال حسن صحیح)۔

۳۶۹۱	۳۶۸۴	۳۶۹۷	۳۶۸۶
۳۶۸۳	۳۶۸۶	۳۶۹۵	۳۶۹۲
۳۶۸۵	۳۶۹۵	۳۶۸۸	۳۶۹۶
۳۶۹۷	۳۶۸۷	۳۶۹۳	۳۶۸۲

اعتذار

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر و احسان ہے کہ حسب الحکم عالیجناب معلی القاب منشی تیج کمار صاحب بہادر مالک مطبع تیج کمار و بکڈپو لکھنؤ قرآن مجید مثل نظامی کے لیے یہ مفید دیباچہ بڑی محنت و جانفشانی کے بعد باوجود قلت وقت و ناسازی طبع کے پایۂ تکمیل کو پہونچا جو تمام مسلمانوں کے لیے بیحد مفید و کارآمد ثابت ہوگا حالانکہ جس شرح وبسط کے ساتھ لکھنا چاہیے تھا نہ ہوسکا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اپنے فضل و کرم سے قبول فرمائیں۔

اگرچہ اعمال قرآنی اس مقام پر نامناسب سا معلوم ہوتا ہے لیکن کارپردازان پریس کے بہم اصرار نے کسی قدر لکھوا ہی لیا۔

اس دیباچہ کی ترتیب و تدوین میں مندرجۂ ذیل کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے۔

(۱) مقدمۃ التفاسیر (۲) خلاصۃ التفاسیر (۳) معارف القرآن (۴) جلاء الاذہان فی علوم القرآن فارسی۔ (۵) رموز القرآن (۶) اعمال قرآنی (۷) دیباچہ معجز نما قرآن شریف۔

احقر العباد
محمد اشرف علی غفرلہ